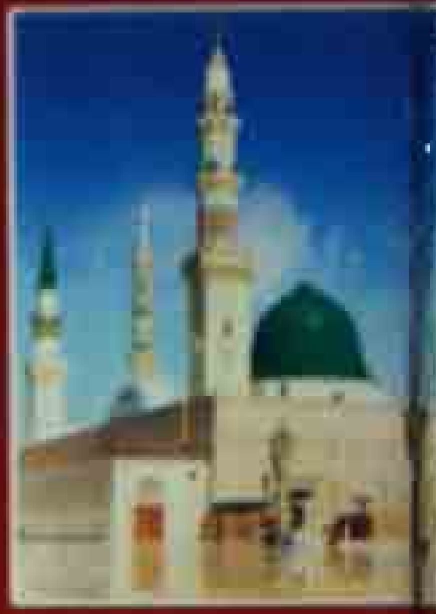

# فضائل امیر معاویہ رضی اللہ عنہ

اور

# مخالفین کا محاسبہ

تالیف

محمد صدیق ضیاء نقشبندی قادری

قادری رضوی کُتب خانہ ۔ لاہور

# فضائل امیر معاویہ رضی اللہ عنہ

اور

# مخالفین کا محاسبہ

تالیف

محمد صدیق ضیاء نقشبندی قادری

مکتبہ خانہ رضوی قادری لاہور

گنج بخش روڈ لاہور 042-7213575

marfat.com

جملہ حقوق بحق مؤلف محفوظ ہیں


| | | |
|---|---|---|
| نام کتاب | ...-----... | فضائل امیر معاویہ رضی اللہ عنہ اور مخالفین کا محاسبہ |
| تالیف | ...-----... | محمد صدیق ضیاء نقشبندی قادری |
| صفحات | ...-----... | 400 |
| اشاعت اوّل | ...-----... | 2007ء |
| کمپوزنگ | ...-----... | عزیز کمپوزنگ سنٹر لاہور 042-7236056 |
| ناشر | ...-----... | چوہدری عبدالمجید قادری |
| تحریک | ...-----... | چوہدری محمد ممتاز احمد قادری |
| قیمت | ...-----... | Rs 225 روپے |

**ملنے کا پتہ**

**قادری رضوی کتب خانہ گنج بخش روڈ لاہور**

**Hello.042-7213575--0333-4383766**


marfat.com

# ترتیب عنوانات


| نمبر شمار | عنوان | صفحہ |
|---|---|---|
| ۱ | انتساب | ۸ |
| ۲ | تہدیہ | ۹ |
| ۳ | ابتدائیہ | ۱۱ |
| ۴ | باب ۱ قرآن وحدیث اور مقامات صحابہ رضی اللہ عنہم | ۲۵ |
| ۵ | فیصلہ قرآن وحدیث سے کیوں تاریخ سے کیوں نہیں؟ | ۲۷ |
| ۶ | صحابی کی تعریف | ۴۷ |
| ۷ | صفات صحابہ اللہ کا قرآن بیان کرتا ہے | ۴۸ |
| ۸ | ایمان صحابہ ایمان کی کسوٹی ہے | ۵۴ |
| ۹ | صحابہ ہدایت کے تارے ہیں | ۵۵ |
| ۱۰ | صحابہ متقی اور عادل ہیں | ۵۶ |
| ۱۱ | کفر اور فسق کا شائبہ تک نہیں | ۶۸ |
| ۱۲ | صحابی کو آگ نہیں چھو سکتی | ۷۴ |
| ۱۳ | درجات میں فرق کے باوجود سب صحابہ جنتی ہیں | ۷۵ |
| ۱۴ | امت میں سب سے بہتر اور معزز تر ہیں | ۷۷ |
| ۱۵ | غیر صحابی، صحابی کے برابر نہیں ہو سکتا | ۸۱ |
| ۱۶ | ذاتی بغض وحسد سے پاک اور ایک دوسرے پر مہربان ہیں | ۸۲ |
| ۱۷ | اختلافات صحابہ ہدایت سے خالی نہ تھے | ۸۵ |
| ۱۸ | دونوں گروہ مسلمان تھے لڑنے سے کافر نہ ہو گئے | ۸۷ |
| ۱۹ | سب صحابہ جنتی، جنت میں رنجشیں دور ہو جائیں گی | ۹۴ |
| ۲۰ | کسی مسلمان کو صحابی سے کینہ نہیں ہو سکتا | ۹۷ |


marfat.com

| | | |
|---|---|---|
| ۲۱ | صحابی سے عداوت حضور ﷺ سے عداوت ہے | ۹۸ |
| ۲۲ | صحابہ سے جلنے والے کافر | ۱۰۱ |
| ۲۳ | عظمت صحابہ، برا بھلا کہنا منع | ۱۰۵ |
| ۲۴ | صحابہ کو برا کہنے والا لعنتی | ۱۰۸ |
| ۲۵ | کسی صحابی کے مخالف کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا منع | ۱۱۰ |
| ۲۶ | محبت صحابہ محبت رسول ﷺ کے سبب سے ہے | ۱۱۲ |
| ۲۷ | اللہ صحابہ سے راضی اور صحابہ اللہ سے راضی | ۱۱۵ |
| ۲۸ | باب ۲ امیر معاویہ ؓ کے خصوصی فضائل | ۱۱۹ |
| ۲۹ | نسبی فضیلت | ۱۲۲ |
| ۳۰ | قبول اسلام | ۱۲۳ |
| ۳۱ | بشارت یافتہ اور قابل حکمران تھے | ۱۲۶ |
| ۳۲ | شرف صحابیت | ۱۳۶ |
| ۳۳ | عالم قرآن اور ہادی ومہدی تھے | ۱۳۷ |
| ۳۴ | فقیہہ اور مجتہد تھے | ۱۴۲ |
| ۳۵ | کاتب وحی اور محرم راز تھے | ۱۵۱ |
| ۳۶ | سسرال کا مقام ومرتبہ (امیر معاویہ ؓ حضور ﷺ کے برادر نسبتی ہیں) | ۱۵۹ |
| ۳۷ | امت میں سب سے حلیم تر ہیں | ۱۶۵ |
| ۳۸ | خدا اور رسول ﷺ کے محبوب ہیں | ۱۶۹ |
| ۳۹ | دونوں کا دعویٰ ایک اور اختلاف قصاص عثمان ؓ پر تھا | ۱۷۰ |
| ۴۰ | حضرت علی ؓ اور امیر معاویہ ؓ کی صلح اور خارجی بگڑ گئے | ۱۷۲ |
| ۴۱ | روئداد مناظرہ | ۱۷۴ |
| ۴۲ | امام حسن ؓ نے صلح کے بعد بیعت کر لی اب ناراضگی کیوں؟ | ۱۷۶ |
| ۴۳ | جناب حسنین کریمین نذرانے لیتے رہے | ۱۸۸ |


marfat.com

| | | |
|---|---|---|
| ۴۴ | بروز قیامت نورانی چادر میں آئیں گے | ۱۹۳ |
| ۴۵ | فضیلت میں شک کرنے والے کو آگ کا طوق پہنایا جائے گا | ۱۹۴ |
| ۴۶ | معترض دوزخ کے کتوں میں سے ایک کتا ہے | ۱۹۴ |
| ۴۷ | لعنت کرنے والے کا دوزخی کتوں سے استقبال ہوگا | ۱۹۴ |
| ۴۸ | حضرت امیر معاویہ ﷜ کو برا کہنے والے کو امام بنانا حرام | ۱۹۵ |
| ۴۹ | حدیث کی روایت اور آپ کی عدالت وثقاہت | ۱۹۵ |
| ۵۰ | اتباع سنت اور اطاعتِ رسول ﷺ | ۱۹۷ |
| ۵۱ | اہلبیت اطہار سے عقیدت ومحبت | ۲۰۰ |
| ۵۲ | تبرکات رسول ﷺ سے عقیدت | ۲۰۵ |
| ۵۳ | آپ کی کرامات | ۲۰۶ |
| ۵۴ | باب ۳ معتقدات اہلسنّت اور نظریات اکابر | ۲۰۹ |
| ۵۵ | باب ۴ اعتراضات ومطاعن کا تجزیہ اور جوابات | ۲۳۱ |
| ۵۶ | اعتراض ۱ صحابہ آپس میں مہربان تھے تو لڑائیاں کیوں ہوئیں۔ باہم لڑنے والوں میں ایک ضرور باطل پر ہوتا ہے تو پھر بتایئے امیر معاویہ کیوں باطل پر نہیں تھے؟ | ۲۳۳ |
| ۵۷ | جواب ........................................ | ۲۳۳ |
| ۵۸ | اعتراض ۲ آپ کہتے ہیں دونوں گروہ اسلام پر تھے اور ثواب پانے والے بھی آخر مقتولین کا گناہ کس پر ہے؟ | ۲۵۰ |
| ۵۹ | جواب ........................................ | ۲۵۱ |
| ۶۰ | اعتراض ۳ (طعن مودودی) حضرت عمار بن یاسر ﷜ کی شہادت کے حوالے سے طعن | ۲۶۹ |
| ۶۱ | جواب ........................................ | ۲۷۰ |


marfat.com

| | | |
|---|---|---|
| ۶۲ | اعتراض ۴ (طعن مودودی) عدالت صحابہ میں مودودی کا عام محدثین اور علمائے امت سے اختلاف | ۲۹۰ |
| ۶۳ | جواب ........................ | ۲۹۱ |
| ۶۴ | اعتراض ۵ مولانا مودودی کے نزدیک اسلام میں ملوکیت جائز نہیں آپ حضرت امیر معاویہ کا بادشاہ ہونا بھی فضائل میں ذکر کرتے ہیں کیوں؟ | ۳۰۰ |
| ۶۵ | جواب ........................ | ۳۰۰ |
| ۶۶ | اعتراض ۶ یزید کی نامزدگی کیوں؟ اس کے ظلم وستم کا بار گناہ امیر معاویہ پر کیوں نہیں؟ | ۳۰۵ |
| ۶۷ | جواب ........................ | ۳۰۵ |
| ۶۸ | اعتراض ۷ (طعن مودودی) حضرت امیر معاویہ ﷛ پر غیر آئینی طرز عمل کے ارتکاب کا طعن | ۳۰۹ |
| ۶۹ | جواب ........................ | ۳۱۰ |
| ۷۰ | اعتراض ۸ حضرت امیر معاویہ ﷛ پر زبردستی خلیفہ ہونے کا طعن | ۳۱۴ |
| ۷۱ | جواب ........................ | ۳۱۵ |
| ۷۲ | اعتراض ۹ (طعن مودودی) اظہار رائے کی آزادی پر پابندی کا طعن | ۳۲۱ |
| ۷۳ | جواب ........................ | ۳۲۲ |
| ۷۴ | اعتراض ۱۰ (طعن مودودی) مال غنیمت میں ناجائز تصرف کا طعن | ۳۲۸ |
| ۷۵ | جواب ........................ | ۳۲۸ |
| ۷۶ | اعتراض ۱۱ (طعن مودودی) قانون کی بالادستی توڑنے کا طعن | ۳۳۴ |
| ۷۷ | جواب ........................ | ۳۳۵ |


marfat.com

| | | |
|---|---|---|
| ۷۸ | اعتراض ۱۲ (طعن مودودی) کافر اور مسلمان کی وراثت کا قانون بدلنے کا طعن | ۳۳۸ |
| ۷۹ | جواب .................................................. | ۳۳۸ |
| ۸۰ | اعتراض ۱۳ (طعن مودودی) معاہد کی دیت کی تبدیلی کا طعن | ۳۴۴ |
| ۸۱ | جواب .................................................. | ۳۴۴ |
| ۸۲ | اعتراض ۱۴ (طعن مودودی) حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ پر سب وشتم کرنے کا طعن | ۳۵۳ |
| ۸۳ | جواب .................................................. | ۳۵۴ |
| ۸۴ | اعتراض ۱۵ (طعن مودودی) استلحاق زیاد کا طعن | ۳۶۰ |
| ۸۵ | جواب .................................................. | ۳۶۲ |
| ۸۶ | اعتراض ۱۶ (طعن مودودی) حضرت حُجر بن عدی کے قتل کا طعن | ۳۷۲ |
| ۸۷ | جواب .................................................. | ۳۷۵ |
| ۸۸ | کتابیات | ۳۹۵ |


marfat.com

# نذرِ انتساب

بندہ اپنی اس کاوش کو جوانان جنت کے سردار، نور سید الابرار، امام شریعت وطریقت، حسن سخاوت وشجاعت، قبلۂ اہل صفاء، راکب دوش مصطفیٰ، جگر پارۂ مرتضیٰ، نور دیدۂ سیدہ زہرا، حضرت امیر المومنین امام المسلمین سیدنا امام حسن مجتبیٰ ؓ جنہیں حضور نبی اکرم ﷺ نے سید اور دو مسلمان گروہوں میں صلح کروانے والا فرمایا، جنہوں نے اس پیشگوئی کو پورا فرمایا اور برضا ورغبت صلح کے بعد حضرت امیر معاویہ ؓ کے حق میں خلافت سے دستبردار ہو کر ان کو امیر المومنین تسلیم فرمایا، جن کی حمایت واتباع میں وقت کے تمام صحابہ کرام اور تابعین عظام رضی اللہ عنہم نے سر تسلیم خم کیا اور جن کی برکت سے پوری امت اتفاق واتحاد کی دولت سے مالا مال ہو کر حضرت امیر معاویہ ؓ کی امارت میں ایک پرچم تلے جمع ہو گئی، کی خدمت اقدس واطہر میں، عترت رسول ہی کے فرد فرید فخر دودمان سادات، قاسم فیوض وبرکات، اعلیٰ حضرت پیر سید محمد ظفر اقبال شاہ صاحب دامت برکاتہم العالیہ زیب آستانہ عالیہ لاثانیہ حسینیہ عابدیہ علی پور سیّداں شریف کے وسیلہ سے، بطور نذر غلامانہ پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہے۔

مسلمانوں کے دو عظیم گروہوں میں صلح کے دن اپنی حمایت واتباع میں اپنے متبعین کی ثابت قدمی اور امت کا اتفاق واتحاد دیکھ کر بھی آپ کو خوشی ہوئی تھی۔ پختہ امید ہے کہ اس کمترین کی یہ کاوش بھی سند قبولیت سے سرفراز ہو گی۔

شاہاں چہ عجب گر بنوازند گدارا

نیاز کیش

محمد صدیق ضیاء نقشبندی قادری

marfat.com

# تہدیہ

حضور نبی اکرم رسول معظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قرابت دار، برادر نسبتی، کاتب وحی، امین اسرار الٰہی، فقیہہ ومجتہد، عظیم صحابی اور بشارت یافتہ حکمران امیر المومنین حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ جن کے فضائل پیش کرنے کی سعادت حاصل ہورہی ہے کی خدمت اقدس میں۔

گر قبول افتد زہے عز و شرف

نیاز کیش

محمد صدیق ضیاء نقشبندی قادری

marfat.com

# ابتدائیہ

marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی و نسلم علی رسولہ الکریم

# ابتدائیہ

انداز بیاں گرچہ بہت شوخ نہیں ہے
شاید کہ تیرے دل میں اتر جائے مری بات

اللہ تبارک و تعالیٰ کا بڑا احسان ہوا کہ اس نے اپنے سب سے ممتاز و مکرم اور محبوب و معظم رسول جناب احمد مجتبیٰ حضرت محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء کو ہمارا ہادی و رہبر بنا کر مبعوث فرمایا۔ آپ کو تمام انبیاء و رسل علیہم السلام سے افضل کیا سب کا سرور اور سردار بنایا اور آپ کی نسبت سے آپ کی امت کو سابقہ تمام امتوں پر فضیلت و برتری عطا فرمادی۔ فرمایا:

كُنتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ۔ (آل عمران۔۱۱۰)

ترجمہ: تم بہتر ہو ان سب امتوں میں جو لوگوں میں ظاہر ہوئیں۔

(کنزالایمان)

اس آیہ مقدسہ کے مطابق حضور ﷺ کی ساری امت خیر الامم قرار پائی جبکہ آیہ کریمہ کے اولین اور براہِ راست مخاطب اور مصداق جنہیں اللہ تعالیٰ سب سے بہتر اور معزز فرما رہا ہے، حضور نبی اکرم ﷺ کا دیدار باکمال پانے والے آپ کے صحابہ کرام

marfat.com

رضی اللہ عنہم ہیں۔ انہیں حضور ﷺ کی مصاحبت و رفاقت کا اعزاز حاصل ہوا۔ حضور کے فیضانِ صحبت اور نگاہِ نبوت سے فیضیاب ہوئے۔ درس گاہِ نبوت سے براہِ راست تعلیم و تربیت پائی اور مقام و مرتبہ میں ساری امت پر سبقت لے گئے۔ حضور سرورِ عالم ﷺ نے فرمایا:

اَکْرِمُوْا اَصْحَابِیْ فَاِنَّھُمْ خِیَارُکُمْ (مشکوٰۃ باب مناقب الصحابہ)

ترجمہ: میرے صحابہ کی عزت کرو کیونکہ وہ تمہارے بہترین ہیں۔

اللہ اور اللہ کے رسول ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو بڑی کرامت اور بزرگی عطا فرمائی کہ انہیں ساری امت سے افضل اور برتر ٹھہرایا۔ ملت اسلامیہ کی عظمت اور اسلام کی شوکت انہیں سے بلند ہوئی۔ صحابہ وہ نفوس قدسیہ ہیں، جنہیں اللہ تعالیٰ نے خاص اپنے محبوب مکرم حضور نبی اکرم ﷺ کی صحبت و معیت کیلئے پسند فرمایا اور ان کا معاون و مددگار بنایا۔ عظیم محدث امام احمد ابن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ نے خطیب سے حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت کردہ حدیث نقل کی ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا:

اَنَّ اللّٰہَ اخْتَارَنِیْ وَاخْتَارَلِیْ اَصْحَابًا وَّاخْتَارَلِیْ مِنْھُمْ اَصْھَارًا وَّاَنْصَارًا۔ (الصواعق المحرقہ صفحہ ۴)

ترجمہ: بیشک اللہ تعالیٰ نے مجھے پسند فرمایا اور میرے لئے میرے اصحاب پسند فرمائے پھر ان میں سے میرے سسرال اور مددگار بنائے۔

حضور ﷺ نے صحابہ کرام کو شرف صحابیت سے کیا نوازا، انہیں اپنی پاکیزہ اور بابرکت صحبت میں رکھ کر ان کا ظاہری و باطنی تزکیہ فرمایا اور علم و عرفان سے آراستہ کر کے تبلیغ دین اور امت کی ہدایت و راہنمائی پر مامور فرما دیا۔ صحابہ کرام کو حضور ﷺ کی صحبت و معیت کیلئے منتخب فرمانا کہ وہ ہادی برحق ﷺ سے براہِ راست تعلیم و تربیت اور فیض نبوت حاصل کریں یقیناً اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا احسان ہے۔ فرمایا:

لَقَدْ مَنَّ اللّٰہُ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْ بَعَثَ فِیْھِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِھِمْ

marfat.com

يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ۚ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ۔ (آل عمران۔۱۶۴)

ترجمہ: بیشک اللہ کا بڑا احسان ہوا مسلمانوں پر کہ ان میں انہیں میں سے ایک رسول بھیجا جو ان پر اس کی آیتیں پڑھتا ہے اور انہیں پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب و حکمت سکھاتا ہے اور وہ ضرور اس سے پہلے کھلی گمراہی میں تھے۔ (کنزالایمان)

اب خوش قسمت اور بلند بخت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے کمال کرم سے اپنے رسول مکرم نبی اکرم ﷺ کی مصاحبت و نصرت اور دین کی حفاظت و اشاعت کیلئے پسند فرمایا' جنہوں نے جمال جہاں آرا کو اپنی آنکھوں سے بار بار دیکھا اور حسن عالمتاب اور چمکا دینے والا آفتاب جن کے دلوں کو براہ راست منور کرتا اور ایمانوں کو تازگی بخشتا رہا' امام الانبیاء علیہ وعلیہم التحیۃ والثناء نے جنہیں براہ راست تعلیم و تربیت سے کندن بنایا اور فیض نبوت و رسالت سے فیضیاب فرما کر اپنا علمی و عملی وارث اور خلوص و وفا کے پیکر بنایا، کی پاکبازی، وفا شعاری اور جانثاری ملاحظہ ہو کہ انہوں نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی رضا جوئی میں ہجرتیں کیں گھر بار چھوڑے اور شب و روز اپنے آقا و مولیٰ جناب رسول اللہ ﷺ کی معیت و معاونت میں گزارے۔ غزوات میں حصہ لیا' خون جگر سے گلشن اسلام کی آبیاری کی۔ طرح طرح کی مصائب و مشکلات میں حفاظت دین کا فریضہ انجام دے کر چار دانگ عالم میں اسلام کا نور پھیلا دیا۔ حق و ہدایت کی قندیلیں روشن ہوئیں اور دنیا کا گوشہ گوشہ اسلام کے نور سے منور ہو گیا۔ آج کوئی خطہ ایسا نہیں' جہاں اسلام نہ پہنچا ہو اور امت مسلمہ کا کوئی فرد وہاں موجود نہ ہو۔ امت مسلمہ کا ہر فرد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا ان کی دینی خدمات پر ممنونِ احسان ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں جو دین عطا فرمایا' حضور اکرم ﷺ نے بذریعہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم عطا فرمایا۔ اس لئے حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم کا

marfat.com

ممنونِ احسان اور شکر گزار ہونا بہت ضروری ہے۔ بلکہ رب تعالیٰ کی شکر گزاری کا یہ احسن طریقہ بھی ہے۔(مَنْ لَّمْ یَشْکُرِ النَّاسَ لَمْ یَشْکُرِ اللّٰہَ۔ یعنی جو لوگوں کا شکر گزار نہیں وہ اللہ کا بھی شکر گزار نہیں)

حضور ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم دین اسلام کے پہلے راوی اور مبلغ ہیں۔ جناب رسول اللہ ﷺ اور امت کے درمیان واسطہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے اعزاز و اکرام میں متعدد قرآنی آیات نازل فرمائیں حتیٰ کہ انہیں اپنی رضا و خوشنودی کا بے مثل و بے مثال پروانہ عطا فرمایا (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ وَرَضُوْا عَنْہُ۔ توبہ۔۱۰۰) اور جناب رسول اللہ ﷺ نے ان کے بیشمار فضائل بیان فرمائے خصوصاً حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ، حضرت عثمانِ ذوالنورین رضی اللہ عنہ، حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ وغیرہم کے فضائل کے ذکر کی تو انتہا کر دی۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے نہ صرف کثرت و شدت کے ساتھ اپنے پیارے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے فضائل و مناقب اور اوصاف و کمالات کو بیان فرمایا بلکہ اپنے امتیوں کو ان کی تعظیم و تکریم کرنے کا حکم بھی دیا۔ فرمایا:

اَکْرِمُوْا اَصْحَابِیْ فَاِنَّھُمْ خِیَارُکُمْ۔ (مشکوٰۃ باب مناقب الصحابۃ)

ترجمہ: میرے صحابہ کی تکریم کرو کیونکہ وہ تمہارے بہترین ہیں۔

اب جس نے حضور کا کلمہ "لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ" پڑھا ہے۔ جو مسلمان ہے اور جس کے دل میں ایمان ہے وہ تو ضرور اللہ کے رسول ﷺ کا حکم مانے گا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی عزت و کرامت اور عقیدت و محبت کو دل میں جگہ دے گا اور ان کی تعظیم و تکریم بجا لائے گا۔ لیکن وہ شخص جو رسول اللہ ﷺ کا حکم سننے کے بعد بھی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی تعظیم و تکریم کا انکار کرے تو کیسا اس کا کلمہ اور کیسا اس کا ایمان اور اس کے باوجود وہ کلمہ گو اور مسلمان ہونے پر اصرار بھی کرتا ہو تو حیف ہے اس کی جہالت و سفاہت پر کہ اسے قرآن و حدیث کی مخالفت اور اپنے ایمان کی

marfat.com

بربادی کی بھی پروا نہیں۔ وہ صحابہ کرام کی تعظیم و تکریم کرنے سے اس قدر گریزاں ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ جن کا وہ اُمتی کہلاتا ہے، کی نافرمانی سے بھی نہیں ڈرتا۔ حالانکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی تعظیم و تکریم کے منکر کی اس روش سے اس کی نافرمانی اور بے ایمانی ہی ظاہر ہوتی ہے، خود صحابہ کرام کی عزت و عظمت میں کچھ فرق نہیں آتا۔ کیونکہ جب اللہ اور اس کا رسول ﷺ صحابہ کرام کی خدمات کی توثیق اور ان کی تعریف فرما رہے ہیں تو کوئی اور نہ بھی کرے تو انہیں کیا فرق پڑتا ہے؟

پھر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی تعظیم و تکریم نہ کرنے والا بھی اللہ و رسول ﷺ کا نافرمان ہی ٹھہرتا ہے اور اس کا انجام بھی اچھا نہیں۔ جیسا کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے فرمایا:

وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَتَعَدَّ حُدُوْدَهٗ يُدْخِلْهُ نَارًا خَالِدًا فِيْهَا وَلَهٗ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ۔ (النساء۔۱۴)

ترجمہ: اور جو اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے اور اس کی کل حدوں سے بڑھ جائے اللہ اسے آگ میں داخل کرے گا جس میں ہمیشہ رہے گا اور اس کیلئے خواری کا عذاب ہے۔ (کنز الایمان)

لیکن اگر کوئی منکر تعظیم و تکریم کسی صحابی کی شان اقدس میں سب و شتم بھی روا رکھتا ہے اور زبانِ طعن بھی دراز کرتا ہے، تو اس کی شقاوت اور بدبختی میں کسے شک ہو سکتا ہے۔ اس نے تو اللہ و رسول ﷺ کی کھلی مخالفت کی اور اپنی عاقبت برباد کر لی۔ یہ تو پہلے والے نافرمان سے بھی زیادہ بُرے انجام سے دوچار ہوگا۔ ایسا شخص یقیناً اللہ کی رحمت سے دور اور لعنت کا مستحق ہے۔ جناب رسول خدا ﷺ نے فرمایا:

اِذَا رَاَيْتُمُ الَّذِيْنَ يَسُبُّوْنَ اَصْحَابِيْ فَقُوْلُوْا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلٰى شَرِّكُمْ۔ (مشکوۃ باب مناقب الصحابۃ)

ترجمہ: جب تم انہیں دیکھو جو میرے صحابہ کو برا کہتے ہیں تو کہو تمہارے شر پر اللہ کی لعنت۔

marfat.com

مَنْ سَبَّ اَصْحَابِیْ فَعَلَیْہِ لَعْنَۃُ اللّٰہِ وَالْمَلٰٓئِکَۃِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ۔

(مکتوبات امام ربانی دفتر اوّل مکتوب نمبر ۲۵۱ بحوالہ طبرانی)

ترجمہ: جس نے میرے اصحاب کو گالی دی اس پر اللہ تعالیٰ اور فرشتوں اور تمام آدمیوں کی لعنت ہے۔

اس میں شک نہیں کہ ایمان کی بنیاد محبت رسول (ﷺ) ہے اور جسے یہ محبت حاصل ہوگئی وہ پکا مومن ہے۔ لیکن یہ اس وقت تک حاصل نہیں ہو سکتی جب تک بندہ ہر اس چیز یا ہر اس شخص سے محبت نہ رکھے' جس سے حضور ﷺ نے محبت فرمائی یا جسے آپ ﷺ سے کوئی نسبت اور تعلق حاصل ہو۔ وہ اہلبیت اطہار ہوں یا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ان سب سے محبت ہونا ضروری ہے۔ جناب امام الانبیاء حبیب کبریا ﷺ نے فرمایا:

مَنْ اَحَبَّ اللّٰہَ اَحَبَّ الْقُرْاٰنَ وَمَنْ اَحَبَّ الْقُرْاٰنَ اَحَبَّنِیْ وَمَنْ اَحَبَّنِیْ اَحَبَّ اَصْحَابِیْ۔ (شواھد الحق صفحہ ۴۸)

ترجمہ: جو اللہ سے محبت کرتا ہے وہ قرآن سے محبت کرتا ہوگا اور جو قرآن سے محبت کرتا ہوگا وہ مجھ سے محبت کرتا ہوگا اور جو مجھ سے محبت کرتا ہوگا وہ میرے صحابہ سے محبت کرتا ہوگا۔

گویا جس شخص کو صحابہ کرام سے محبت نہیں اس کے دل میں جناب رسول اللہ ﷺ کی بھی محبت نہیں اور جس کے دل میں محبت رسول (ﷺ) نہ ہو وہ ایمان ہی سے محروم ہوتا ہے۔ مشہور حدیث پاک ملاحظہ ہو۔ فرمایا:

لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْ وَّالِدِہٖ وَوَلَدِہٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ۔ (بخاری کتاب الایمان)

ترجمہ: تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک میں اسے اس کے والدین اس کی اولاد اور سب لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔

marfat.com

اب جو شخص شرف صحابیت کا احترام نہ کرے اور کسی صحابی سے محبت نہ رکھے وہ بھی محبتِ رسول (ﷺ) سے محروم ہو کر نورِ ایمان سے ہاتھ دھو بیٹھا ہے' تو جو شخص اللہ کے رسول ﷺ کے کسی صحابی سے محبت رکھنے کی بجائے اس سے دشمنی اور عداوت رکھے اور بغض و حسد کا مظاہرہ کرے۔ اس کا ایمان اور اسلام کون ثابت کرے گا؟ کیونکہ قرآن کریم تو ایسے بدنصیب لوگوں کو کافر کہتا ہے۔ فرمایا:

لِيَغِيظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ۔ (فتح ۔۲۹)

ترجمہ: تا کہ ان سے کافروں کے دل جلیں۔ (کنزالایمان)

یعنی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو دیکھ دیکھ کر صرف کافر لوگ ہی جلتے ہیں اور صرف وہی بغض و حسد کا اظہار کرتے ہیں۔

امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں صحابہ سے ناراض رہنے والوں کو کفار کہا ہے''۔ (مکتوبات دفتر دوم اُردو حصہ اوّل مکتوب نمبر ۳۶)

اب حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ جو حضور ﷺ کے عظیم صحابی اور کاتب وحی تھے' کے بغض میں مبتلا شخص دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے محبت رکھنے کا دعویٰ کرے اور کہے کہ سب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی محبت مسلمان پر لازم نہیں۔ بعض کی محبت سب صحابہ کی محبت کے مترادف ہے۔ لہٰذا صرف امیر معاویہ (رضی اللہ عنہ) کی مخالفت سے سب صحابہ کی مخالفت لازم نہیں آتی۔ اس لئے مذکورہ بالا آیہ کریمہ میں جو خاصۂ کفار بیان ہوا ہے صرف بغض معاویہ میں مبتلا شخص اس کی زد میں نہیں آتا تو یہ خود فریبی کے سوا کچھ نہیں اور اس شخص کے پاس اپنے اس دعویٰ کے ثبوت میں کوئی دلیل نہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ کسی ایک صحابی کی دشمنی سب کی دشمنی، ایک سے بغض سب سے بغض اور ایک کا انکار سب کا انکار ہے۔ گویا ایسا شخص قرآنی فتویٰ کفر سے ہرگز نہیں بچ سکتا۔ لہٰذا اس کے دل میں اگر خدا کا خوف کچھ بھی باقی ہے اور وہ روز قیامت پر

marfat.com

ایمان بھی رکھتا ہے تو اس کیلئے بغضِ معاویہ سے تائب ہو جانا بہت ضروری ہے۔امام ربانی حضرت مجدد الف ثانیؒ پہلے ایسے لوگوں کا نقطۂ نظر بیان کرتے ہیں اور پھر خود اس کا جواب دیتے ہوئے فرماتے ہیں:

''اگر صحابہ کرام پر نکتہ چینی کرنے والے لوگ یہ کہیں کہ ہم بھی صحابہ کرام کی متابعت (پیروی) کرتے ہیں اور یہ ضروری نہیں کہ تمام کی متابعت و پیروی کریں بلکہ سب کی متابعت ممکن ہی نہیں ہے کیونکہ بہت سے مسائل میں صحابہ کرام کی آپس میں آراء مختلف اور متناقض ہیں اور الگ مشرب رکھتے ہیں۔

اس کا جواب ہم یہ دیتے ہیں کہ بعض کی متابعت اس وقت سود مند ہو سکتی ہے جبکہ اس کے ساتھ بعض دوسرے صحابہ کرام کا انکار نہ ہو۔ بعض کے انکار کی صورت میں بعض دوسروں کی متابعت کا وجود متصور نہیں ہو سکتا...... اصول میں تمام صحابہ کرام کی متابعت ضروری ہے اور ان کا آپس میں اصول کے اندر کوئی اختلاف نہ تھا۔ ان کا آپس کا اختلاف صرف فروع سے تعلق رکھتا تھا اور وہ شخص جو بعض صحابہ میں عیب نکالتا ہے سب کی متابعت سے محروم ہے''۔ (مکتوبات امام ربانی دفتر اول مکتوب نمبر ۸۰)

''نیز قرآن و حدیث کے احکام شرعیہ جو ہم تک پہنچے ہیں صحابہ کرام کی نقل و روایت اور واسطہ سے پہنچے ہیں جب صحابہ کرام مطعون ہوں گے تو ان کی نقل و روایت بھی مطعون تصور ہو گی اور احکام شرعیہ کی نقل و روایت چند صحابہ کے ساتھ مخصوص نہیں بلکہ تمام صحابہ عدالت، صدق اور تبلیغِ دین میں برابر ہیں پس کسی ایک صحابی میں طعن و عیب دین میں طعن و عیب تسلیم کرنے کو مستلزم ہے''۔ (مکتوبات دفتر اول مکتوب نمبر ۸۰)

''اور ضابطے کی جو بات ذہن میں ہونی چاہیے یہ ہے کہ بعض

marfat.com

صحابہ کا انکار کل کا انکار ہے جناب خیر البشر علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صحبت کی فضیلت میں سب حضرات مشترک ہیں اور صحبت کی فضیلت دیگر سب فضائل و کمالات سے فائق اور بلند ہے۔ اسی بنا پر حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ جو خیر التابعین ہیں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی کے ادنیٰ مرتبے تک بھی نہیں پہنچ سکے۔ لہٰذا صحبت کی فضیلت کا کوئی شے بھی مقابلہ نہیں کرسکتی کیونکہ ان کا ایمان صحبت اور نزول وحی کی برکت سے شہودی ہو چکا ہے اور ایمان کا یہ رتبہ صحابہ کرام (رضی اللہ عنہم) کے بعد کسی کو بھی نصیب نہیں اور اعمال ایمان پر متفرع ہوتے ہیں اعمال کا کمال ایمان کے کمال کے مطابق ہے"۔ (مکتوبات دفتر اوّل مکتوب نمبر ۵۹)

مفسر قرآن جناب مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ قرآن کریم سے "كَذَّبَتْ عَادُ الْمُرْسَلِيْنَ، كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ الْمُرْسَلِيْنَ اور ان کے ساتھ چند دیگر آیات مقدسہ نقل کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ:

"جیسے قوم عاد، قوم ثمود، قوم لوط اور قوم نوح نے صرف اپنے ایک رسول کی تکذیب کی اور رب تعالیٰ نے فرمایا کہ انہوں نے سارے رسولوں کا انکار کیا ہے اسی طرح ایک صحابی کا انکار یا اہلبیت اطہار میں سے ایک بزرگ سے سرتابی تمام صحابہ کرام اور سارے اہلبیت کا انکار ہے"۔ (امیر معاویہ رضی اللہ عنہ پر ایک نظر صفحہ ۴،۳)

لہٰذا حضور اکرم ﷺ کے ہر صحابی سے محبت و عقیدت رکھنا اور اس کی تعظیم و تکریم بجالانا لازم ہے ورنہ ایمان کی خیر نہیں۔ کسی ایک صحابی سے بدعقیدگی رکھنا، بغض وحسد کا مظاہرہ کرنا اور خود ساختہ نظریات کی بنا پر شکوک وشبہات پھیلا کر مسلمانوں کو گمراہ کرنا اسلام کے کسی خیر خواہ کا نہیں بلکہ بدخواہ دشمن کا کام ہے۔ دشمنانِ دین کے ان گمراہانہ نظریات کا اصل سبب حکمِ خداوندی:

marfat.com

"وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰہِ جَمِیْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا"
(ال عمران۔۱۰۳)[1]

اور ارشاد نبوی:

"اِتَّبِعُوْا السَّوَادَ الْاَعْظَمَ فَاِنَّہٗ مَنْ شَذَّ شُذَّ فِی النَّارِ"۔[2]

(مشکوۃ باب الاعتصام۔ابن ماجہ)

سے بے پروائی اور سواد اعظم اہلسنت سے روگردانی ہے۔

افسوس بدعقیدگی کا یہ مرض آج کل پھر بڑھنے لگا ہے اور منکرین تعظیم صحابہ ہیں کہ قرآن وحدیث کے احکام کو دل سے نہیں مانتے۔بس غلط سلط روایات اور من گھڑت نظریات ان کا کل اثاثہ ہیں۔ان کے نزدیک اللہ کے رسول ﷺ سے تعلق و نسبت کی کوئی قدر و قیمت نہیں اور شرف صحابیت کی کچھ فضیلت نہیں۔ہاں بغض صحابہ کے بیج بونے کیلئے حُبِّ اہلبیت کو آڑ بنالیتے ہیں اور اپنی طرح دوسرے لوگوں کو بھی جناب رسول اللہ ﷺ کے مقبول صحابہ کرام سے دور کردینا چاہتے ہیں۔

ایسے حالات میں اہلِ حق پر یہ امر واجب ہوجاتا ہے کہ مقاماتِ صحابہ کے تحفظ کیلئے میدانِ عمل میں نکلیں۔منکرین شان صحابہ خصوصاً منکرین فضائل امیر معاویہ رضی اللہ عنہ جن میں سے کئی ایک سنیت کے بھیس میں بھی دھوکا دیتے اور اہل حق کو ورغلاتے ہیں، کے فریبوں کو ظاہر کریں اور لوگوں کو صراط مستقیم سے روشناس کرائیں اور یہ بات ہم اپنی طرف سے نہیں کرتے بلکہ اللہ کے پیارے محبوب دانائے کل غیوب ہم سب کے آقا و مولیٰ جناب رسول اللہ ﷺ نے اہل علم کو خود حکم فرمایا ہے۔ملاحظہ ہو حدیث پاک:

اِذَا ظَهَرَتِ الْفِتَنُ اَوْ قَالَ الْبِدَعُ وَسُبَّتْ اَصْحَابِیْ فَلْیُظْهِرِ الْعَالِمُ

---

[1] ترجمہ: اور اللہ کی رسی کو مضبوط تھام لو سب مل کر اور آپس میں پھٹ نہ جانا (کنز الایمان)

[2] ترجمہ: بڑے گروہ کی پیروی کرو کیونکہ جو (اس سے) الگ ہوا وہ الگ ہی دوزخ میں ڈالا جائے گا۔

marfat.com

عِلْمَهٗ فَمَنْ لَّمْ يَفْعَلْ ذَالِكَ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ عَدْلًا وَّلَا فَرَضًا۔

(مکتوبات امام ربانی دفتر اول مکتوب نمبر ۲۵۱۔صواعق محرقہ اردو صفحہ ۴۴)

ترجمہ: جب فتنے اور بدعتیں ظاہر ہو جائیں اور میرے اصحاب کو گالیاں دی جائیں تو عالم کو چاہیے کہ اپنے علم کو ظاہر کرے پس جس نے ایسا نہ کیا اس پر اللہ اور فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کا کوئی فرض ونفل قبول نہ فرمائے گا"۔

اس حدیث پاک کے مطابق اہل علم کا یہ دینی اور اخلاقی فریضہ ہے کہ مقامات صحابہ کے تحفظ کیلئے اپنے علم کو ظاہر کریں۔ دشمنانِ صحابہ کی مذمت کریں اور سب وشتم کرنے والوں کا ناطقہ بند کردیں۔ بالخصوص حضرت امیر معاویہ ﷜ جو رسول اللہ ﷺ کے ایک قرابت دار، برادر نسبتی، کاتب وحی، امین اسرار الٰہی، فقیہہ ومجتہد، عظیم صحابیؓ، امام عالیمقام امام حسن علیہ السلام کے معتمد اور بشمول ان کے تمام صحابہ وتابعین ﷡ کے متفقہ امیر یعنی امیر المومنین ہوئے اور احادیث پاک میں جن کے بے شمار فضائل بھی بیان ہوئے، کے مقامات ودرجات کو قرآن وحدیث کی روشنی میں بیان کرتے ہوئے ان کے مخالفین کے اعتراضات کا ازالہ کریں کہ یہ بات باعث رضائے مصطفیٰ ﷺ اور باعث رضائے خدا ہے۔

میرے ولی نعمت، مخدوم ملت، فخر دودمانِ سادات، قاسم فیوض وبرکات، پیر طریقت، رہبرِ شریعت، نورِ نگاہ نقشہ نقش لاثانی حضور قبلہ عالم پیر سید محمد ظفر اقبال شاہ صاحب دامت برکاتہم العالیہ (زیب سجادہ لاثانی وسرپرست اعلیٰ بزم لاثانی) نے کچھ اسی جذبہ سے حکم فرمایا کہ حضرت امیر معاویہ ﷜ کی فضیلت میں وارد احادیث مبارکہ لکھ کردو۔ بندہ نے تعمیل ارشاد کرتے ہوئے چند احادیث مبارکہ جمع کیں اور انہیں آیات قرآنیہ سے مزین کر کے ایک مضمون آپ کی خدمت میں پیش کردیا، آپ نے شرف

marfat.com

قبولیت سے مشرف فرمایا۔ اب مذکورہ حدیث پاک کے پیش نظر اسی کو قدرے تفصیل سے شائع کیا جا رہا ہے۔

قابل غور یہ بات ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کسی بھی نزاع کے فیصلہ کیلئے کہ صحیح کیا ہے اور غلط کیا' قرآن وحدیث سے رجوع کرنے کا حکم دیا ہے فرمایا:

فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِیْ شَیْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَی اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ۔ (النسآء۔۵۹)

ترجمہ: پھر اگر تم میں کسی بات کا جھگڑا اٹھے تو اسے اللہ اور رسول کے حضور رجوع کرو۔ (کنزالایمان)

گویا یہ بات نہایت ہی اہم ہے کہ کوئی بھی متنازع نظریہ یا عقیدہ ہو اسے قرآن وحدیث کی روشنی میں دیکھا جائے گا اور ہم نے اسی کا التزام کیا ہے اور قرآن و حدیث ہی کو محور بنایا ہے۔ پہلے قرآن وحدیث سے مقامات صحابہ اور پھر امیر معاویہ رضی اللہ عنہم جو صحابہ کرام میں نہایت ہی مظلوم شخصیت ہیں' کا مقام ومرتبہ اور فضائل ومناقب نقل کئے گئے ہیں۔ بعد ازاں اہلسنّت کے معتقدات اور اکابر امت کے نظریات بیان کئے گئے ہیں اور سب سے آخر میں اپنے ایک عظیم محسن کے حکم کے مطابق بعض نام نہاد مصلحین ملت اور مخالفین وحدت امت کے اعتراضات خصوصاً مولانا مودودی صاحب کی طرف سے ''خلافت وملوکیت'' میں وارد کئے جانے والے مطاعن کے قرآن وحدیث کی روشنی میں جوابات دیئے گئے ہیں۔ انشاء اللہ شاتمان صحابہ اور دشمنانِ امیر معاویہ کے فریب آشکارا ہوں گے صراط مستقیم واضح ہوگا اور اتحاد امت کے بہی خواہوں کے سینے ٹھنڈے ہوں گے۔ اس میں شک نہیں کہ صراط مستقیم کی ہدایت اور توبہ کی توفیق اللہ ہی دینے والا ہے لہٰذا اسے منظور ہوا تو ہدایت ضرور مل جائے گی۔

وَمَنْ یَّشَاْ یَجْعَلْهُ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ۔ (الانعام۔۳۹)

ترجمہ: اور جسے چاہے سیدھے راستہ ڈال دے۔ (کنزالایمان)

نہ ہو نومید، نومیدی زوال علم و عرفاں ہے
امیدِ مرد مومن ہے خدا کے راز دانوں میں

marfat.com

دعا ہے اللہ رب العزت تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم خصوصاً حضرت امیر معاویہ ﷺ کے حضور اس سپاس عقیدت اور ان کے مقامات و درجات کے بیان میں اس ادنیٰ کوشش کو اپنی بارگاہ اقدس میں قبول و منظور فرمائے اور حضور نبی کریم دریتیم رؤف ورحیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم اپنی شفاعت سے سرفراز فرمادیں۔

یاشفیع المذنبین یہ مارڈالے گا حساب    مجھ سے مجرم کو تو عفو و درگزر درکار ہے

سگ بارگاہِ نقشِ لاثانی ونقشہ نقشِ لاثانی
محمد صدیق ضیاؔ نقشبندی قادری

marfat.com

## باب نمبر1

# قرآن و حدیث اور مقامات صحابہ رضی اللہ عنہم

marfat.com

# قرآن وحدیث اور مقاماتِ صحابہ رضی اللہ عنہم

## فیصلہ قرآن وحدیث سے کیوں تاریخ سے کیوں نہیں؟

انسانوں میں ذہنی اور فکری اختلاف کا ہونا ایک حقیقت ہے، ورنہ کفر و اسلام اور نفاق و ایمان کے جھگڑے نہ اٹھتے اور مختلف مذاہب اور فرقے نہ بنتے۔ اللہ تعالیٰ نے لوگوں کی فکری وحدت اور ہدایت و راہنمائی کیلئے اپنے رسول مکرم ﷺ کو بھی مبعوث فرمایا اور قرآن کریم بھی نازل کیا۔ جو ایمان لایا اور پھر پیروی کی اس نے ہدایت پائی اور کامیاب و کامران ہوا اور جس نے انکار کیا یا نافرمانی کی وہ ہدایت سے دور اور ناکام و نامراد ہی رہا۔

یہ تاریخ مرتب کرنے والے مورخین بھی انسان ہی ہیں۔ ان کا بھی ذہنی و فکری کمزوریوں سے محفوظ ہونا ضروری نہیں۔ پھر ان کا موقع بموقع موجود نہ ہونے کی صورت میں حقیقت حال سے بے خبر رہنا اور غیر مصدقہ معلومات کی بنا پر واقعات مرتب کر دینا یا ذاتی جذبات سے مغلوب ہو کر حقائق سے چشم پوشی کر جانا اور کسی شخصیت کے بارے میں ''خلاف حقیقت ذاتی نظریات'' کو تاریخ کا حصہ بنا دینا بھی بعید از قیاس نہیں۔ بانی جماعت اسلامی ''مولانا مودودی صاحب'' جنہوں نے محض تاریخی روایات کا سہارا لے کر اپنی کتاب ''خلافت و ملوکیت'' لکھی وہ بھی کہتے ہیں۔

''تاریخ کے معاملہ میں اگر کوئی شخص روایات کے ثبوت کیلئے
وہ شرائط لگائے جو احکام شرعی کے معاملہ میں محدثین نے لگائی ہیں، تو
اسلامی تاریخ کا ۹۰ فیصدی، بلکہ اس سے بھی زائد حصہ دریا برد کرنا

marfat.com

ہو گا"۔(خلافت وملوکیت صفحہ ۱۰۷ حاشیہ)

لہٰذا مورخین کی ذاتی آراء اور دریا بُرد کیے جانے کے لائق ایسے غیر حقیقی بیانات بدگمانی اور نزاع کا سبب تو ہیں کسی اسلامی عقیدے کی بنیاد نہیں' کیونکہ تخمین و ظن کے علاوہ ان کی کوئی حیثیت ہی نہیں۔ پس ان کی تقلید و پیروی سراسر گمراہی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا:

وَاِنْ تُطِعْ اَكْثَرَ مَنْ فِي الْاَرْضِ يُضِلُّوْكَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَاِنْ هُمْ اِلَّا يَخْرُصُوْنَ۔ (انعام۔۱۱۶)

ترجمہ: اور (اے سننے والے) اگر تو اطاعت کرے اکثر لوگوں کی جو زمین میں ہیں تو وہ تجھے بہکا دیں گے اللہ کی راہ سے وہ نہیں پیروی کرتے سوائے گمان کے اور نہیں وہ مگر تخمینے لگاتے ہیں۔ (ضیاء القرآن)

ہم مسلمان ہیں اور مسلمان اللہ و رسول ﷺ کو مانتا ہے لہٰذا قرآن و حدیث پر ایمان رکھتا ہے نہ کہ کسی مورخ اور اس کی لکھی ہوئی تاریخ پر کہ تعلیمات ربانی کا منبع اور ایمان کی بنیاد قرآن و حدیث ہیں کسی انسان کی مرتب کردہ کوئی تاریخ نہیں۔ لہٰذا جب ایمان کی بنیاد اور تعلیمات اسلام کا منبع اور ماخذ قرآن و حدیث ہیں تو پھر کوئی بھی معاملہ ہو یا کوئی بھی اختلافی مسئلہ ہو فیصلہ کن حیثیت قرآن و حدیث ہی کو حاصل رہے گی، شخصی نظریات پر مبنی کسی تاریخ کو نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے شخصی نظریات کی پیروی سے روک کر قرآن و حدیث ہی کی پیروی کا حکم دیا ہے۔ فرمایا:

اِتَّبِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَلَا تَتَّبِعُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ۔

(اعراف۔۳)

ترجمہ: پیروی کرو اس کی جو نازل کیا گیا ہے تمہاری طرف تمہارے رب کی طرف سے اور نہ پیروی کرو اللہ کو چھوڑ کر دوسرے دوستوں کی۔

گویا قرآن و حدیث کو چھوڑ کر انسانی خیالات و نظریات اگرچہ "تاریخ"

marfat.com

کے نام سے ہوں' کی پیروی جائز نہیں اور قرآن وحدیث کے خلاف کسی تاریخ کا کوئی فیصلہ قبول کرنا درست نہیں۔ بلکہ کوئی بھی تنازع یا کوئی بھی دینی اختلاف ہو اللہ تعالیٰ نے قرآن وحدیث ہی سے رجوع کرنے کا حکم دیا ہے حتیٰ کہ اس رجوع کو ایمان کی شرط اور دلیل بھی ٹھہرایا ہے۔ سنیئے فرمایا:

فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ إِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ۚ ذَٰلِكَ خَيْرٌ وَأَحْسَنُ تَأْوِيلًا۔

(النسآء۔۵۹)

ترجمہ: پھر اگر تم میں کسی بات کا جھگڑا اٹھے تو اسے اللہ و رسول کے حضور رجوع کرو اگر اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتے ہو یہ بہتر ہے اور اس کا انجام سب سے اچھا۔ (کنزالایمان)

لہٰذا کوئی بھی تنازع ہو یا کسی بھی مسئلے میں اختلاف اور جھگڑا ہو تو مسلمان کیلئے اسے قرآن وحدیث پر پیش کرنا لازم ہے تاکہ اس کے صحیح یا غلط ہونے کا فیصلہ ہوسکے۔ اگر قرآن وحدیث اس کی تصدیق کریں تو اسے درست تسلیم کرلیا جائے اور اگر تردید کریں تو اسے رد کردیا جائے۔ قرآن کریم نے نہ صرف اس طرز عمل کی تحسین فرمائی ہے بلکہ حسن خاتمہ کا مژدہ بھی سنایا ہے۔ (ذَٰلِكَ خَيْرٌ وَأَحْسَنُ تَأْوِيلًا یعنی یہ بہتر ہے اور اس کا انجام سب سے اچھا) اب اگر کوئی شخص حکم خداوندی کے مطابق اپنے نظریات، جو اس نے محض تاریخی روایات سے اخذ کر رکھے ہیں، کی اصلاح کیلئے قرآن وحدیث کی طرف خود رجوع نہیں کرتا' وہ بھی خدا و رسول ﷺ کا اطاعت گزار اور سچا مسلمان نہیں تو جس شخص کو خاص اس حکم خداوندی کی طرف متوجہ کیا جائے اگر وہ بھی رجوع نہ کرے یا قرآن وحدیث کے بجائے غلط سلط تاریخی روایات اور اپنی ذہنی اختراعات کو درست تسلیم کرانے پر اصرار کرے' تو کون اسے مسلمان کہے گا؟ قرآن کریم تو ایسے لوگوں کو منافق کہتا ہے فرمایا:

وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ تَعَالَوْا إِلَىٰ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ وَإِلَى الرَّسُولِ رَأَيْتَ

marfat.com

الْمُنٰفِقِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنْكَ صُدُوْدًا۔ (النساء۔۶۱)

ترجمہ: اور جب کہا جائے انہیں کہ آؤ اس کتاب کی طرف جو اتاری ہے اللہ نے اور رسول کی طرف تو تم دیکھو گے کہ منافق تم سے منہ موڑ لیتے ہیں روگردانی کرتے ہوئے۔

نیز ہم نے جن تاریخی روایات کو غلط سلط کہا ہے مودودی صاحب نے انہیں کو غیر متحقق اور غیر معیاری قرار دیا ہے۔ لکھتے ہیں:

''اس میں شک نہیں کہ تاریخ کے معاملے میں چھان بین، اسناد اور تحقیق کا وہ اہتمام نہیں ہوا ہے جو احادیث کے معاملے میں پایا جاتا ہے''۔ (خلافت و ملوکیت صفحہ ۳۰۲)

مودودی صاحب دوسرے مقام پر کسی سوال کے جواب میں فرماتے ہیں کہ:

''اگر آپ اس تاریخ کو باور کرتے ہیں، تو پھر آپ کو محمد رسول اللہ ﷺ مبلغ قرآن، داعی اسلام، مزکی نفوس کی شخصیت پر اور ان کی تعلیم و تربیت کے تمام اثرات پر خط نسخ کھینچ دینا پڑے گا اور یہ تسلیم کرنا ہوگا کہ اس پاکیزہ ترین انسان کی ۲۳ سالہ تبلیغِ ہدایت سے جو جماعت تیار ہوئی تھی، اور اس کی قیادت میں جس جماعت نے بدر و احد اور احزاب و حنین کے معرکے سر کر کے اسلام کا جھنڈا دنیا میں بلند کیا تھا، اس کے اخلاق، اس کے خیالات، اس کے مقاصد، اس کے ارادے، اس کی خواہشات اور اس کے طور طریقے دنیا پرستوں سے ذرہ بھی مختلف نہ تھے''۔ (رسائل و مسائل حصہ اول صفحہ ۷۰)

لیکن مقام حیرت ہے کہ تاریخ پر اتنی تنقید کے باوجود مودودی صاحب حکم خداوندی: فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ۔ (النساء۔۵۹) کی کوئی پرواہ نہیں کرتے اور کسی تاریخی واقعے کو قرآن و حدیث پر پیش کر کے اسے پرکھنا ضروری نہیں سمجھتے جبکہ خود ان کے مطابق پہلے کوئی چھان بین اور تحقیق ہی نہیں ہوئی۔ افسوس! مولانا نے مطلب

marfat.com

براری کیلئے صرف حوالے دینا ضروری سمجھا حالانکہ جب تاریخ خود ان کے نزدیک محقق اور معیاری نہیں تو حوالے ہوں یا نہ ہوں کیا فرق پڑے گا۔ آخر ان کا مواد تو غیر محقق ہی رہے گا یعنی جب تاریخی واقعات و روایات کی صحت کا یقین ہی نہیں تو کوئی ان سے پوچھے کہ پھر ان حوالوں کو نقل کرنے سے مقصد کیا ہے؟ کہتے ہیں

''جو تاریخی مواد اس بحث میں پیش کیا گیا ہے وہ تاریخ اسلام کی مستند ترین کتابوں سے ماخوذ ہے۔ جتنے واقعات میں نے نقل کئے ہیں ان کے پورے پورے حوالے درج کر دیئے ہیں اور کوئی ایک بات بھی بلا حوالہ بیان نہیں کی ہے۔ اصحابِ علم خود اصل کتابوں سے مقابلہ کر کے دیکھ سکتے ہیں''۔ (خلافت وملوکیت صفحہ ۲۹۹)

انشاء اللہ ہم یہ بھی جائزہ لیں گے کہ انہوں نے تاریخی حوالوں میں کس قدر حذف و اضافہ سے کام لیا ہے اور کتنی دیانتداری برتی ہے یہاں تو افسوس اس بات کا ہے کہ جس تاریخ کو خود غیر محقق بتاتے ہیں اور جس تاریخ کا ۹۰ فیصد سے زائد حصہ دریا برد کر دینے کے لائق سمجھتے ہیں اسی کو من وعن نقل کر دیتے ہیں۔ قرآن وحدیث کو چھوڑ کر اسی غیر محقق تاریخ کو اپنی تحقیق کا محور بنائے ہوئے ہیں اور قرآن وحدیث کی بجائے بندگانِ تخمین وظن کی پیروی میں مصروف ہیں۔ (استغفر اللہ)

اب فرمایئے ان کی کتاب ''خلافت وملوکیت'' جس کا بیشتر مواد ہی غیر محقق اور نا قابلِ اعتماد ہے' کی کیا حیثیت رہ گئی۔ انہوں نے دریا برد کئے جانے کے لائق تاریخ میں سے جو کچھ رطب و یابس ہاتھ لگا اپنے ذوق کی تسکین کیلئے حضور نبی اکرم ﷺ کے قدسی صفات صحابہ کرام بالخصوص سیدنا عثمان ذوالنورین اور سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہما پر طعن وتشنیع کیلئے بطور ہتھیار استعمال کیا۔ امت میں پھوٹ ڈالنے والے تفرقہ بازوں میں نام کمایا اور مسلمانوں سے الگ راستہ اختیار کر کے نئے فرقہ ''جماعتِ اسلامی'' کے بانی ٹھہرے۔

marfat.com

صحابہ کرام وہ ہستیاں ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے "رضی اللّٰہ عنهم ورضوا عنه" کا پروانہ خوشنودی عطا فرمایا۔ جناب رسول اللہ ﷺ نے جن کی تعظیم و تکریم کا حکم فرمایا۔ جنہوں نے سارے کا سارا دین اللہ کے رسول ﷺ سے حاصل کر کے امت تک پہنچایا۔ جن کی ثقاہت وعدالت کو کسی محدث تک نے چیلنج نہیں کیا بلکہ ہمیشہ جرح وتنقید سے بالاتر جانا ہے۔ امام احمد ابن حجر مکی ہیتمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"صحابہ کرام کیلئے یہی فخر کافی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے بارے میں گواہی دی ہے کہ وہ بہترین لوگ ہیں، فرماتا ہے، كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ، تم بہترین لوگ ہو جو لوگوں کے فائدہ کیلئے پیدا کئے گئے ہو۔ اس خطاب کی ذیل میں آنے والے سب سے پہلے یہی لوگ ہیں، اسی طرح نبی کریم ﷺ نے بھی متفق علیہ حدیث میں ان کے بارے میں گواہی دی ہے کہ میری صدی بہترین صدی ہے اور اس مقام سے بڑھ کر کوئی مقام نہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے نبی کی صحبت کی وجہ سے ان سے راضی ہو گیا۔ نیز اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، "محمد رسول الله والذين معه اشدآء على الكفار رحمآء بينهم" محمد رسول اللہ ﷺ اور آپ کے صحابہ کرام کفار پر سخت اور آپس میں ایک دوسرے پر رحم کرنے والے ہیں پھر فرمایا: "السّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ"۔ مہاجرین وانصار میں سے سابقون الاولون اور وہ لوگ جنہوں نے احسان کے ساتھ ان کی پیروی کی ہے اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہو گیا ہے اور وہ اس سے راضی ہیں"۔ آپ ان آیات پر غور کریں تو آپ ان تمام قبیح باتوں سے نجات حاصل کریں گے جو رافضیوں نے گھڑ کر ان کے سر تھوپی ہیں حالانکہ وہ ان تمام باتوں سے بری ہیں۔

marfat.com

صحابہ رضی اللہ عنہم کے بارے میں اپنے اعتقاد میں ادنیٰ نقص کا شائبہ رکھنے سے بھی اجتناب کریں اور اللہ سے پناہ چاہیں۔ جو باتیں ان لوگوں نے صحابہ کی طرف منسوب کی ہیں وہ خانہ ساز جھوٹ ہیں۔ ان باتوں کی کوئی ایسی سند موجود نہیں جس کے رجال معروف ومشہور ہوں وہ تو صرف ان لوگوں کا جھوٹ، حمق، جہل اور خدا تعالیٰ پر کِذب وافتراء ہے پس ہواؤ ہوس اور عصبیت کے باعث صحیح بات کو چھوڑ کر غلط بات کو اختیار کرنے سے بچو"۔ (الصواعق المحرقہ اردو صفحہ ۵۴۔۵۵)

امام یوسف بن اسماعیل نبھانی رحمۃ اللہ علیہ حضرت قاضی عیاض مالکی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب الشفاء سے نقل کرتے ہیں:

"صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی عزت وتوقیر اور ان کے ساتھ حسن سلوک دراصل نبی اکرم ﷺ کی عزت وتوقیر اور آپ کے ساتھ حسن سلوک ہے۔ اس طرح صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی حق شناسی، ان کی اقتداو اتباع، ان کی مدح وتوصیف، ان کیلئے دعائے مغفرت' ان کے باہمی اختلافات سے صرف نظر اور ان کے دشمنوں سے بغض وعداوت حقیقت میں حضور ﷺ کے حقوق کی ادائیگی ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ اہل تاریخ کی بے سروپا حکایات اور جاہل راویوں کی روایات سے اجتناب کیا جائے اور گمراہ رافضیوں اور گستاخ بدعتیوں سے کلیتاً قطع تعلقی اختیار کی جائے اور صحابہ کرام کی طرف منسوب واقعات وفتن کی عمدہ تاویلات اور مثبت پہلو تلاش کئے جائیں۔ کیونکہ شانِ صحابہ کا یہی تقاضا ہے"۔

(کمالات اصحاب رسول ﷺ اردو ترجمہ الاسالیب البدیعہ فی فضل صحابہ واقناع الشیعہ صفحہ ۲۷)

حیرت ہے کہ مودودی صاحب "تفہیم القرآن" کے نام سے تفسیر قرآن لکھنے کے باوجود قرآنی تصریحات اور خداوندی احکامات پر ایمان نہیں رکھتے اور صحابہ

marfat.com

کرام پر اعتراضات کرتے جاتے ہیں حالانکہ جو شخص اللہ ورسول ﷺ کا فیصلہ نہ مانے وہ تو مومن ہی نہیں رہتا۔ ایمان والوں کا رہبر اور راہنما کیسے بن سکتا ہے۔ مومن ہونے کیلئے ضروری ہے کہ قرآن وحدیث کے ہر فیصلے کو دل سے تسلیم کرے۔ قرآن کریم میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا:

۱) وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ ؕ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا۔ (الاحزاب۔۳۶)

ترجمہ: نہ کسی مومن مرد کو یہ حق پہنچتا ہے اور نہ کسی مومن عورت کو کہ جب فیصلہ فرمادے اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول کسی معاملہ کا تو پھر انہیں کوئی اختیار ہو اپنے اس معاملہ میں اور جو نافرمانی کرتا ہے اللہ اور اس کے رسول کی تو وہ کھلی گمراہی میں مبتلا ہو گیا۔ (ضیاء القرآن)

۲) فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْۤ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا۔

(النسآء۔۶۵)

ترجمہ: تو اے محبوب! تمہارے رب کی قسم وہ مسلمان نہ ہوں گے جب تک اپنے آپس کے جھگڑے میں تمہیں حاکم نہ بنائیں پھر جو کچھ تم حکم فرما دو اپنے دلوں میں اس سے رکاوٹ نہ پائیں اور جی سے مان لیں۔

(کنز الایمان)

۳) اِنَّمَا كَانَ قَوْلَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذَا دُعُوْۤا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ اَنْ يَّقُوْلُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا ؕ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ۔

(النور۔۵۱)

ترجمہ: مسلمانوں کی بات تو یہی ہے جب اللہ اور رسول کی طرف بلائے

marfat.com

جائیں کہ رسول ان میں فیصلہ فرمائے تو عرض کریں ہم نے سنا اور حکم مانا اور یہی لوگ مراد کو پہنچے۔ (کنز الایمان)

اب اگر اللہ تعالیٰ کی آیتوں کو ماننا اور احکام خداوندی کو تسلیم کرنا مولانا مودودی صاحب کے مقدر میں نہیں تھا تو ہم کیا کہہ سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ نے صحابہ کرام کے بے شمار فضائل بیان کئے ہیں۔ ان پر تنقید کرنے اور انہیں طعن و تشنیع کا نشانہ بنانے سے روکا ہے۔ تفصیل آئندہ صفحات میں دی گئی ہے۔ یہاں صرف چند احادیث مبارکہ ملاحظہ فرمائیں۔

امام ابن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ نے بحوالہ طبرانی۔ ابونعیم اور ابن عساکر یہ حدیث پاک نقل فرمائی۔ ملاحظہ ہو۔

۱) اِحْفِظُوْنِیْ فِیْ اَصْحَابِیْ وَاَصْهَارِیْ وَاَنْصَارِیْ فَمَنْ حَفِظَنِیْ فِیْهِمْ حَفِظَهُ اللّٰهُ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ وَمَنْ لَّمْ یَحْفِظْنِیْ فِیْهِمْ تَخَلَّی اللّٰهُ مِنْهُ وَمَنْ تَخَلَّی اللّٰهُ مِنْهُ یُوْشِكُ اِنْ یَّاْخُذَهٗ۔

(الصواعق المحرقہ صفحہ۲)

ترجمہ: میرے صحابہ، سسرال اور معاونین کے بارے میں مجھے حفاظت میں رکھو۔ سو جس نے ان کے بارے میں مجھے حفاظت میں رکھا اسے اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں حفاظت میں رکھے گا اور جس نے میری ان کے بارے میں حفاظت نہ کی وہ اللہ کی رحمت سے دور ہو گیا اور جو اللہ تعالیٰ کی رحمت سے دور ہوا قریب ہے اللہ تعالیٰ اس سے مواخذہ کرے۔

مشکوٰۃ شریف میں بحوالہ ترمذی یہ روایت موجود ہے۔ فرمایا:

۲) اَللّٰهَ اللّٰهَ فِیْ اَصْحَابِیْ لَا تَتَّخِذُوْهُمْ غَرَضًا۔

(مشکوٰۃ باب مناقب الصحابہ)

ترجمہ: میرے اصحاب کے حق میں اللہ تعالیٰ سے ڈرو انہیں اپنے تیر کا

marfat.com

نشانہ نہ بناؤ۔

مشکوۃ شریف اور ترمذی شریف میں ایک روایت یوں ہے۔ فرمایا:

۳) اِذَا رَاَیْتُمُ الَّذِیْنَ یَسُبُّوْنَ اَصْحَابِیْ فَقُوْلُوْا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلٰی شَرِّكُمْ۔ (مشکوۃ باب مناقب الصحابۃ، ترمذی ابواب المناقب)

ترجمہ: جب تم انہیں دیکھو جو میرے صحابہ کو برا کہتے ہیں تو کہو تمہارے شر پر اللہ کی لعنت۔

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی ﷺ نے مکتوبات شریف میں بحوالہ طبرانی اور ابن عدی دو احادیث یوں نقل فرمائیں۔

۴) اِذَا ذُكِرَ اَصْحَابِیْ فَاَمْسِكُوْا۔

ترجمہ: جب میرے صحابہ کا ذکر کیا جائے تو زبان کو روکو۔

۵) اِنَّ اَشْرَارَ اُمَّتِیْ اَجْرَءُهُمْ عَلٰی اَصْحَابِیْ۔

(مکتوبات دفتر اول مکتوب نمبر ۲۵۱)

ترجمہ: میری امت میں سے بدترین وہ لوگ ہیں جو میرے اصحاب پر دلیر ہیں۔

دیکھئے جناب رسول اللہ ﷺ نے اپنے وفا شعار اور جانثار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بارے میں اپنی زبانوں کو روکنے کا حکم فرمایا اور صحابہ کرام کو برا بھلا کہنے والوں اور ان پر طعن و تشنیع کے تیر برسانے والوں کو بدترین امت اور لعنتی فرمایا۔ اس کے باوجود مولانا مودودی جو قرآن و حدیث کا بہت بڑا عالم اور مفکر اسلام کہلاتے رہے، کی ہمت و جرأت دیکھئے۔ کہتے ہیں:

"مجھے اس بات کی کبھی ضرورت محسوس نہیں ہوتی کہ جن کو میں بزرگ مانتا ہوں۔ ان کی کھلی کھلی غلطیوں کا انکار کروں۔ لیپ پوت کر کے ان کو چھپاؤں۔ یا غیر معقول تاویلیں کر کے ان کو صحیح ثابت

marfat.com

کروں''۔ (خلافت وملوکیت صفحہ ۳۰۷)

''بعض حضرات اس معاملہ میں یہ نرالا قاعدۂ کلیہ پیش کرتے ہیں کہ ہم صحابہ کرام ﷺ کے بارے میں صرف وہی روایات قبول کریں گے جو ان کی شان کے مطابق ہوں اور ہر اس بات کو رد کر دیں گے جس سے ان پر حرف آتا ہو خواہ وہ کسی صحیح حدیث ہی میں وارد ہوئی ہو۔ لیکن میں نہیں جانتا کہ محدثین ومفسرین اور فقہاءً میں سے کس نے یہ قاعدۂ کلیہ بیان کیا ہے اور کونسا محدث یا مفسر یا فقیہہ ہے جس نے کبھی اس کی پیروی کی ہے''۔ (خلافت وملوکیت صفحہ ۳۰۵)

یہاں سب سے پہلے تو ہم یہ پوچھیں گے کہ ایسی روایتیں جن سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی عظمت وشان پر حرف آتا ہو ان سے جناب مودودی صاحب کو کیوں دلچسپی ہے؟ ان کے ذکر سے ان کے کس عقیدہ کی وضاحت اور کس ذوق کی تسکین ہوتی ہے؟ دیگر ایسی باتوں کا ذکر کر کے صحابہ کرام پر اعتراض قائم کرنے میں اہلسنت و جماعت اور مولانا مودودی میں شدید اختلاف ہے اور جس بات میں اختلاف ہو جائے اسے قرآن وحدیث پر پیش کر کے صحیح اور غلط کا فیصلہ کیا جانا ضروری ہے۔ ہم ایسے الزامات دینے اور طعن کرنے کی ممانعت قرآن وحدیث سے پہلے ہی بیان کر چکے ہیں۔ لیکن یہ جو مودودی صاحب نے کہا ہے کہ صحیح روایات میں موجود ایسی قابل اعتراض بات کو رد کرنا درست نہیں اور کسی محدث یا مفسر یا فقیہہ نے یہ قاعدۂ کلیہ پیش نہیں کیا۔ تو یہ مودودی صاحب نے غلط کہا۔ اس کی وجہ یا تو ان کی جہالت اور بے علمی ہے۔ کہتے ہیں ''میں نہیں جانتا'' یا انہوں نے کتمان حق کی خاطر جانتے بوجھتے جھوٹ بولا۔ آیئے ہم یہ قاعدۂ کلیہ محدثین میں سے عظیم محدث شارح مسلم حضرت امام یحیٰ بن شرف نووی رحمۃ اللہ علیہ کے الفاظ میں پیش کرتے ہیں کہ کسی صحیح روایت میں اگر کوئی قابل اعتراض بات وارد ہو جائے، جس سے مقام صحابہ پر حرف آتا

marfat.com

اسے کیسے دور کریں گے۔امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

**قال العلماء الاحادیث الواردۃ التی فی ظاھرھا دخل علی صحابی یجب تاویلھا قالوا ولا یقع فی روایات الثقات الاما یمکن تاویلہ۔** (شرح مسلم کتاب الفضائل باب فضائل علی ؓ جلد۲ صفحہ ۲۷۸)

ترجمہ: علماء کہتے ہیں کہ جن احادیث میں بظاہر کسی صحابی پر حرف آتا ہو اس کی تاویل واجب ہے اور علماء کہتے ہیں کہ صحیح روایات میں کوئی ایسی بات نہیں ہے جس کی تاویل نہ ہو سکے۔

مودودی صاحب قرآن وحدیث کا عالم اور اسلام کا مفکّر کہلانے کے باوجود کسی ایک محدث، مفسر یا فقیہہ کے نام سے بے علمی ظاہر کر رہے تھے اور تاویل سے انکار کر رہے تھے جبکہ امام المحدثین حضرت امام نووی نے ''قال العلماء'' کہہ کر بتا دیا کہ ایک نہیں ایسے کئی علماء ہیں جو تاویل کو واجب کہہ رہے ہیں۔

اب بطور وضاحت دیکھئے صحیح مسلم کتاب الجہاد والسیر باب حکم الفئی میں یہ حدیث موجود ہے کہ حضرت عباس ؓ نے امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق ؓ سے حضرت علی المرتضیٰ ؓ کے متعلق کہا:

''اَقْضِ بَیْنِیْ وَبَیْنَ ھٰذَا الْکَاذِبِ الْاٰثِمِ الْغَادِرِ الْخَآئِنِ''۔

(صحیح مسلم جلد۲ صفحہ ۹۰)

ترجمہ: میرے اور اس جھوٹے، مجرم، دھوکے باز، خائن کے درمیان فیصلہ کر دیجئے۔

محدث جلیل حضرت امام نووی رحمۃ اللہ علیہ اس کی شرح میں فرماتے ہیں

ترجمہ: قاضی عیاض نے کہا مارزی رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ حدیث کہ یہ الفاظ کہنے ظاہری طور پر حضرت عباس ؓ کے شایان شان نہیں اور حضرت علی ؓ اس سے بہت بلند مرتبہ ہیں کہ ان میں ان

marfat.com

اوصاف میں سے بعض ہوں چہ جائیکہ یہ سب (اوصاف ان میں ہوں) اگر چہ ہم صرف نبی اکرم ﷺ وغیرہم انبیاء علیہم السلام کی عصمت کے قائل ہیں لیکن حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ حسن ظن رکھنے اور ان سے تمام اوصاف رذیلہ کی نفی کرنے کا ہمیں حکم دیا گیا اور جب اس حدیث کی تاویل کے سارے راستے بند ہو جائیں گے تو ہم اس کے راویوں کو جھوٹا قرار دے دیں گے نیز فرمایا کہ اسی سبب سے بعض محدثین نے اپنے نسخہ سے یہ الفاظ نکال بھی دیئے۔

(صحیح مسلم مع شرح نووی جلد ۲ صفحہ ۹۰ کتاب الجہاد والسیر باب حکم الفئی)

سبحان اللہ! کیا شان ہے صحابہ کرام کی اور کیا مقام ہے صحابہ کرام کا کہ کوئی صحیح روایت بھی ان کی عظمت کو مجروح نہیں کرسکتی۔ ان کی عظمت قرآن بیان کرتا ہے۔ حدیث پاک بیان کرتی ہے۔ لہٰذا کوئی ایسی حدیث جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی عظمت وشان کے خلاف ہو اس کی تاویل کی جائے گی یا اسے رد کر دیا جائے گا۔ امام نووی اور حضرت قاضی عیاض کے علاوہ دیگر علماء کی تصریحات اس کی وضاحت کیلئے کافی ہیں۔

اور امام نووی کی شرح مسلم کے حوالہ سے مشکوٰۃ باب مناقب الصحابۃ کے حاشیہ ۳ پر یوں مرقوم ہے۔ یہاں صرف ترجمہ پیش کیا جارہا ہے اصل عبارت معتقدات اہلسنت کے باب میں ملاحظہ فرمائیں۔ دیکھئے۔

"شرح مسلم میں (امام نووی نے) فرمایا خوب جان لو کہ صحابہ کرام کو برا بھلا کہنا حرام ہے اور بہت بڑی بے حیائی ہے اور ہمارا مذہب اور جمہور کا مذہب یہ ہے کہ (جو صحابہ کو برا بھلا کہے) اس کو کوڑے مارے جائیں اور بعض مالکیہ تو کہتے ہیں اسے قتل کیا جائے گا"۔ (مشکوٰۃ صفحہ ۵۵۳

باب مناقب الصحابۃ حاشیہ ۳، نووی شرح مسلم جلد ۲ صفحہ ۳۰۰ باب تحریم سب الصحابۃ رضی اللہ عنہم)

marfat.com

اور دیکھئے امام المحدثین حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ ''عقائد کے بیان میں'' فرماتے ہیں۔ یہاں بھی صرف ترجمہ پیش کیا جاتا ہے۔ اصل عبارت معتقدات اہلسنت ہی میں دیکھیں۔ ملاحظہ ہو۔

''اور ہم صحابہ کرام کا جب بھی ذکر کریں خیر ہی کے ساتھ ہونا چاہیے وہ سب ہمارے دینی پیشوا اور مقتدا ہیں ان میں کسی کے ساتھ بدعقیدگی رکھنا اور ان کی کسی بات پر طعن کرنا یا انہیں برا بھلا کہنا سب حرام ہے۔ ہم پر واجب ہے کہ ہم ان کی تعظیم و تکریم بجالاتے رہیں''۔ (العقیدۃ الحسنہ)

مفسر قرآن مولانا محمد نبی بخش حلوائی رحمۃ اللہ علیہ نقل فرماتے ہیں۔

''شرح فقہ اکبر'' میں لکھا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ کے ہر صحابی کا تذکرہ نہایت ادب واحترام سے کیا جائے خواہ انہیں ان حضرات کا کوئی کام پسند نہ بھی ہو۔ کیونکہ ان کے اختلافات اجتہادی تھے.........

کسی نے حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا کہ حضرات صحابہ کے جنگ و جدال کے متعلق آپ کیا فرماتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''تِلْكَ أُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَلَكُم مَّا كَسَبْتُمْ وَلَا تُسْأَلُونَ عَمَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝ یہ امت تھی جو پہلے گزر چکی۔ ان کے کام ان کیلئے تھے ہمیں ان کے متعلق نہیں پوچھا جائے گا......

قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ نے تفسیر مظہری میں لکھا ہے کہ اصحاب رسول تمام کے تمام عادل اور منصف تھے۔ اگر کسی سے کوئی غلطی ہوئی بھی تو اللہ تعالیٰ نے انہیں معاف کر دیا تھا۔ وہ خاطی اور عاصی نہ رہے تھے۔ وہ تائب اور مغفور تھے۔ نصوص قرآنی اور متواتر احادیث ان کی عظمت کے گواہ ہیں''۔ (النار الحامیہ لمن ذم المعاویہ صفحہ ۸۵،۸۶،۹۳)

معلوم ہوتا ہے مولانا مودودی نے محدثین و مفسرین اور فقہا کا نام تو محض

marfat.com

تفنن طبع کے طور پر لیا ہے ورنہ خود انہوں نے سب سے الگ راستہ اختیار کیا ہے اور اگر انہیں واقعی علماء و محدثین کا احترام ہوتا تو اپنی ڈیڑھ اینٹ کی مسجد الگ نہ بناتے۔ ہم نے کئی محدثین کی آراء پیش کردی ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی عظمت و شان کے خلاف کوئی اعتراض کسی صحیح حدیث میں بھی وارد ہو تو محدثین کرام تاویل کر کے اسے دور کرنا واجب جانتے ہیں' اور ان سب سے الگ راستہ نکالنے والے مودودی صاحب ایسی کوئی ضرورت ہی محسوس نہیں کرتے پھر دیکھئے وہ فرماتے ہیں:

''مجھے اس بات کی کبھی ضرورت محسوس نہیں ہوتی کہ جن کو میں بزرگ جانتا ہوں ان کی کھلی غلطیوں کا انکار کروں۔ لیپ پوت کر کے ان کو چھپاؤں یا غیر معقول تاویلیں کر کے ان کو صحیح ثابت کروں''۔

(خلافت وملوکیت صفحہ ۳۰۷)

افسوس مودودی صاحب کو قرآن و حدیث کا کوئی احترام نہیں کہ وہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی تعظیم و تکریم بجالائیں وہ تو بزعم خود جو کچھ سمجھتے ہیں الزامات عائد کرتے چلے جاتے ہیں۔ تیسرے خلیفۂ راشد سیدنا عثمان ذوالنورین ﷛ کے بارے میں نہایت بے ادبی کا مظاہرہ کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ:

''حضرت عثمان ﷛ کی پالیسی کا یہ پہلو بلاشبہ غلط تھا' اور غلط کام بہر حال غلط ہے' خواہ وہ کسی نے کیا ہو۔ اس کو خواہ مخواہ کی سخن سازیوں سے صحیح ثابت کرنے کی کوشش کرنا نہ عقل وانصاف کا تقاضا ہے اور نہ دین ہی کا یہ مطالبہ ہے کہ کسی صحابی کی غلطی کو غلطی نہ مانا جائے''۔ (خلافت وملوکیت صفحہ ۱۱۶)

مودودی صاحب کی جسارت دیکھئے کہ تیسرے خلیفۂ راشد سیدنا عثمان ذوالنورین ﷛ جن کے بارے میں جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ وہ فتنوں میں بھی ہدایت پر ہوں گے بلکہ یہ بھی فرمایا۔ ''عَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ الْمَهْدِيِّيْنَ''۔ یعنی تم پر میری اور میرے ہدایت یافتہ خلفاء راشدین کی

marfat.com

سنت کی پابندی ضروری ہے، کے متعلق زبان درازی کر رہے ہیں۔ وہ جنہیں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہادی ومہدی فرمایا' اُنہی پر طعن کر رہے ہیں اور حیرت تو اس بات پر ہے کہ مذکورہ بالا احادیث مبارکہ کا علم ہونے کے باوجود کہہ رہے ہیں یہ دین کا مطالبہ ہی نہیں کہ کسی صحابی کی غلطی کو غلطی نہ مانا جائے۔ معلوم نہیں مولانا مودودی دین کس کو کہتے ہیں؟ ارے نام نہاد مفکران اسلام! اللہ ورسول ﷺ کے ارشادات مبارکہ یعنی قرآن وحدیث ہی کا نام تو دین ہے مذکورہ احادیث مبارکہ پھر دیکھئے شاید تمہیں احساس ہو جائے کہ دین تمہیں اس جرأت اور دریدہ ذہنی سے روکتا ہے یا نہیں۔ ہاں اگر آپ ارشاد خداوندی "صُمٌّۢ بُكْمٌ عُمْيٌ فَهُمْ لَا يَرْجِعُوْنَ (البقرہ۔۱۸) یعنی بہرے گونگے اندھے تو پھر وہ آنے والے نہیں"۔ کے مصداق ہو چکے ہیں تو آپ سے رجوع اور توبہ کی توقع نہیں۔ دین اسلام نے تو آپ کو اس بدزبانی سے روکا ہے۔ آپ نہ رکیں اور آخرت کا خوف نہ کھائیں تو آپ کی مرضی۔

اور جہاں تک معترضین کے اعتراضات کی بات ہے' اس کی حقیقت جاننے کیلئے دیکھئے حکیم الامت حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ ایسے ہی مختلف اعتراضات کے جوابات دیتے ہوئے فرماتے ہیں۔

> "ان اعتراضوں میں سے (جو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ پر کئے جاتے ہیں) ایک یہ ہے کہ آپ نے صحابہ کو حکومت سے معزول کر کے بنی اُمیہ کے نوجوانوں کو جن کو سبقت اسلام کا شرف حاصل نہ تھا' مامور کیا مثلاً آپؓ نے بصرہ سے ابوموسیٰ کو معزول کر کے عبداللہ بن ابی عامر کو مقرر کیا اور مصر سے عمرو بن عاص کو معزول کر کے عبداللہ بن ابی سرح کو عامل مقرر کیا۔
>
> اس اشکال کا جواب یہ ہے کہ عزل ونصب کو خدا نے خلیفہ کی رائے پر چھوڑ دیا ہے۔ خلیفہ کو چاہیے کہ مسلمانوں کی اصلاح اور اسلام کی

marfat.com

نصرت کی فکر کرے اور اسی غور وخوض سے جو رائے پیدا ہو اس پر عمل کرے اگر اس کی رائے درست ہوئی تو اس کو دُگنا ثابت ہوگا اور اگر اس کی رائے نے خطا کی تو اس کو ایک ثواب ہوگا۔ یہ مضمون رسول خدا ﷺ سے حد تواتر کو پہنچ گیا ہے۔ اور آنحضرت ﷺ مصلحت کی وجہ سے کبھی ایک کو معزول کر کے دوسرے کو مقرر کر دیتے جیسا کہ فتح مکہ میں انصار کے نشان کو سعد بن عبادہ سے ایک بات پر جو ان کی زبان سے نکل گئی تھی، لے کر ان کے بیٹے قیس بن سعد کو دے دیا۔ اور کبھی کسی مصلحت کی وجہ سے مفضول کو مقرر کرتے جیسا کہ اسامہ کو سردار لشکر کیا اور کبار مہاجرین کو ان کا ماتحت۔ یہ تقرر آپ نے آخر عمر میں کیا تھا۔ اسی طرح شیخین نے بھی اپنے زمانہ خلافت میں کیا اور حضرت عثمان کے بعد علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہم اور دیگر خلفاء بھی ہمیشہ اس دستور پر عمل کرتے رہے۔ لہٰذا حضرت ذوالنورین سے بھی اس معاملہ میں باز پرس نہیں ہو سکتی۔ اگر آپ نے مصلحت اندیشی سے کسی نوجوان کو ماموراور سن رسیدہ صحابی کو معزول کر دیا ہو۔ خاص کر ان مثالوں میں جن کو معترضین پیش کرتے ہیں تو تامل (غور وفکر) کے بعد آپ کی اصابت رائے روزِ روشن کی طرح نمایاں ہو جاتی ہے کیونکہ ہر ایک عزل ونصب سے یا تو کسی لشکر کا اختلاف رفع کرنا منظور تھا یا کسی نئے اقلیم کا فتح کرنا۔ لیکن ہوائے نفسانی نے معترضین کی نگاہوں کو اندھا کر دیا ہے"۔ (ازالۃ الخفا اردو دوم صفحہ ۴۷۹)

"وہ رکیک قصص وحکایات جن کو اہل تاریخ بلا تحقیق نقل کرتے ہیں، مثلاً بیت المال میں اسراف کرنا یا بحر کو ملک بنانا وغیرہ۔ چونکہ ان میں سے بعض بالکل دروغ (جھوٹ) اور بعض دروغ سے ملے ہوئے ہیں اس لئے ان کو نقل کر کے ہم اپنے اوقات عزیز ضائع کرنا نہیں چاہتے"۔

marfat.com

(ازالۃ الخفا اردو دوم صفحہ ۴۸۱)

سیدنا عثمان ذوالنورین ﷺ سے بحیثیت انسان کوئی خطاً (اجتہادی یا غیر اجتہادی) سرزد ہو بھی گئی تو اللہ تعالیٰ اسے بخش چکا ہے۔ وہ خلیفہٗ راشد ہیں۔ امت کیلئے ان کی سنّت پر عمل کرنا لازم ہے۔ اور اس میں ہدایت کی خوشخبری بھی ہے اور وہ تو فتنوں کے درمیان بھی ہدایت پر ہی تھے۔ چند احادیث مبارکہ ملاحظہ فرمائیں۔ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نقل فرماتے ہیں۔

''حضرت عثمان غنی ﷺ نے یوم الدار (محاصرہ کے دن) میں بیان کیا کہ رسول خدا ﷺ نے لوگوں کی طرف دیکھ کر کہا کون شخص ان لوگوں (جیش العسرۃ) کو سامان دیتا ہے' خدا اس کو بخش دے۔ میں نے سب کو سامان دیا یہاں تک کہ کسی کو رسی و مہار کی کمی نہ رہی لوگوں نے کہا ہاں۔ یہ حدیث احنف بن قیس اور ابوعبدالرحمٰن اور ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن وغیرھم سے مروی ہے۔ بعض طریق اس کے بخاری وترمذی میں اور بعض نسائی وغیرہ میں مذکور ہیں۔ عبدالرحمٰن ابن خباب سے اس قصہ میں مروی ہے کہ انہوں نے کہا میں نے رسول خدا ﷺ کو دیکھا۔ آپ منبر سے اتر رہے تھے اور فرمارہے تھے کہ عثمان جو کچھ اس کے بعد کریں ان پر کوئی حرج نہیں اور عبدالرحمٰن بن سمرہ سے اسی قصہ میں مروی ہے کہ رسول خدا ﷺ نے دومرتبہ فرمایا کہ عثمان آج کے بعد جو کچھ کریں ان کو کچھ نقصان نہ پہنچائے گا۔ ترمذی نے اس کو نقل کیا''۔ (ازالۃ الخفا اردو دوم صفحہ ۴۳۷)

''جابر بن عطیہ سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا رسول خدا ﷺ نے حضرت عثمان سے فرمایا اے عثمان! ''خدا نے تمہیں بخش دیا جو کچھ تم نے پہلے کیا اور جو بعد میں کروگے اور جو تم نے چھپا کر کیا اور جو تم نے ظاہر میں کیا اور جو کچھ قیامت تک ہونے والا ہے'' اس کو بغوی نے اپنے معجم

marfat.com

میں بیان کیا ہے اور ابن غرفہ عبدی نے بھی اس کی تخریج کی ہے اور انہوں نے اتنا اور زیادہ نقل کیا ہے کہ وَمَا كَانَ وَمَا هُوَ كَائِنٌ یعنی جو کچھ ہو چکا ہے اور جو آئندہ ہونے والا ہے"۔ (ازالۃ الخفاء اردو دوم صفحہ ۴۳۹-۴۴۰)

"مرّہ بن کعب نے خطبہ میں بیان کیا کہ اگر رسول خدا ﷺ سے میں نے نہ سنا ہوتا تو کھڑے ہو کر نہ بیان کرتا۔ آپ ﷺ نے فتنوں کا ذکر کیا اور بیان کیا کہ وہ بہت ہی نزدیک آنے والے ہیں۔ اتنے میں ایک آدمی چادر سے منہ لپیٹے ہوئے نکلا آپ ﷺ نے فرمایا "اس وقت یہ ہدایت پر ہوگا" میں اٹھ کر اس کے پاس گیا۔ وہ عثمان بن عفان تھے۔ میں رسول اللہ ﷺ کی طرف متوجہ ہوا اور پوچھا یہی؟ آپ نے فرمایا کہ ہاں۔ ترمذی نے اس حدیث کو ذکر کے کہا ھذا حدیث حسن صحیح"۔

(ازالۃ الخفاء اردو دوم صفحہ ۴۶۱۔ ترمذی ابواب المناقب)

"عبدالرحمٰن بن محمد نے اپنے والد سے طویل قصہ میں نقل کیا ہے کہ محمد بن حاطب نے کہا۔ میں کھڑا ہوا۔ کہا یا امیر المؤمنین (حضرت علی ؓ) میں مدینہ جانے والا ہوں۔ لوگ مجھ سے عثمان ؓ کی بابت دریافت کریں گے' میں ان کے حق میں کیا کہوں۔ محمد بن حاطب کہتے ہیں کہ عمار بن یاسر اور محمد بن ابی بکر ناخوش ہوئے۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے دونوں سے کہا۔ اے عمار! اے محمد! تم عثمان کے حق میں کہتے ہو کہ انہوں نے اپنوں کی پاسداری کی اور بری طرح حکومت کی اور تم نے ان سے بدلہ لیا ہے اور عنقریب حاکم عادل کے پاس جاؤ گے وہ تمہارا فیصلہ کرے گا۔ پھر کہا۔ اے محمد بن حاطب جب تم مدینہ جاؤ اور لوگ عثمان کی بابت تم سے دریافت کریں تو کہنا کہ خدا کی قسم وہ ان لوگوں میں سے تھے جن کی یہ صفت ہے کہ "الذین آمنوا ثم اتقوا و آمنوا ثم

marfat.com

اتقوا واحسنوا واللّٰہ یحب المحسنین ٥ وعلی اللّٰہ فلیتو کل المؤمنون"۔ یعنی وہ لوگ جو ایمان لائے پھر پرہیزگاری کی پھر ایمان لائے پھر پرہیزگاری کی اور احسان کیا اور خدا احسان کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے اور مومنوں کو خدا ہی پر بھروسہ کرنا چاہیے"۔

(ازالۃ الخفا اردو دوم ص ۴۶۴)

لیکن نہ معلوم مودودی صاحب نے حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کو بھی پڑھا ہے یا نہیں۔ اور ان کی ان تصریحات کو بھی دیکھا ہے یا نہیں' یا پھر ان کے دل میں بھی بغض صحابہ کی بیماری سرایت کر چکی تھی' کہ نہ تو انہیں قرآن و حدیث کی صریح ہدایات قبول ہوئیں اور نہ ہی علمائے دین کی تصریحات پسند آئیں' اور شاید یہی وجہ تھی کہ انہوں نے بقول خود دریا برد کئے جانے کے لائق غلط سلط تاریخی روایات کو قرآن و حدیث پر ترجیح دی اور اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے احکامات کی کوئی پروا نہ کی۔ حالانکہ مومن قرآن و حدیث کے برحق ہونے پر ایمان رکھتا ہے نہ کہ قرآن و حدیث کی مخالف کسی تاریخ پر۔ مومن ہر فیصلہ قرآن و حدیث سے حاصل کرتا ہے بلکہ خدا اور رسول ﷺ پر ایمان لانے کا تقاضا بھی یہی ہے۔ اللہ و رسول ﷺ کے فیصلوں کو جس نے بھی ٹھکرایا وہ بے ایمان ہی مرے گا۔

پس کوئی بھی اختلاف ہو اور کوئی بھی نزاع ہو' اس کے صحیح یا غلط ہونے کا فیصلہ قرآن و حدیث سے ہوگا' اور ہر وہ روایت اور نظریہ جو قرآن و حدیث کے خلاف ثابت ہو جائے اسے رد کر دیا جائے گا۔ کیونکہ اگر قرآن و حدیث کے خلاف کسی تاریخی بیان پر اعتماد کر لیا گیا تو اس سے قرآن و حدیث کی تکذیب لازم آئے گی اور ایمان کا خاتمہ ہو جائے گا۔ گویا مومن کیلئے قرآن و حدیث کے فیصلوں کو تاریخی روایات پر ترجیح دینا لازم ہے۔ البتہ اگر تاریخ قرآن و حدیث کی تائید کرے تو پھر کوئی نزاع اور اختلاف ہی نہیں لہٰذا یہ قبول ہے اور قرآن و حدیث سے رجوع کرانے سے مقصود بھی

marfat.com

یہی ہے۔

مفسر قرآن حضرت علامہ ابوالحسنات سید محمد احمد قادری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''اصول عقیدہ بھی یہی ہے کہ سب سے مقدم قرآن کریم ماننا چاہیے۔اس کے خلاف جس قدر باتیں ہوں ان کی طرف التفات یا عمل جائز نہیں۔ پھر حدیث نبوی پر عمل ضروری ہے' اگر اس کے خلاف کوئی تاریخ وسیر ہو تو متروک العمل قرار پاتی ہے۔اس کے بعد جو تاریخ اور قصائص ایسے ہیں جن کو قرآن وحدیث کے مقابلہ میں ماننے سے نقض اخبار قرآنی اور فرمان حبیب رحمانی لازم نہ آئے تو ان کو مانا جاتا ہے''۔

(اوراق غم ص ۲۹۲)

## صحابی کی تعریف

امام المحدثین حضرت امام بخاری ﷺ رقم طراز ہیں:

''مَنْ صَحِبَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَوْرَاٰہُ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ فَھُوَ مِنْ اَصْحَابِہٖ''۔

(صحیح بخاری ج ا ص ۵۱۵ باب فضائل اصحاب النبی ﷺ)

ترجمہ: جس مسلمان نے حضور نبی اکرم ﷺ کی صحبت اختیار کی یا آپ کو دیکھا تو وہ آپ کا صحابی ہے۔

اور حافظ الحدیث علامہ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''ھُوَ مَنْ لَقِیَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ مُؤْمِنًا بِہٖ وَمَاتَ عَلَی الْاِسْلَامِ الخ'' (شرح نخبۃ الفکر مترجم ص ۱۷۰)

ترجمہ: (صحابی) وہ ہوتا ہے کہ جس نے حضور نبی اکرم ﷺ سے حالت ایمان میں ملاقات کی ہو اور اسلام پر ہی اس کی وفات ہوئی ہو۔

marfat.com

اور مفسر قرآن جناب مفتی احمد یار خان نعیمی بدایونی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''صحابی وہ خوش نصیب مومن ہیں جنہوں نے ایمان و ہوش کی حالت میں حضور سید عالم ﷺ کو ایک نظر دیکھا یا انہیں حضور کی صحبت نصیب ہوئی پھر ان کو ایمان پر خاتمہ بھی نصیب ہوا''۔ (امیر معاویہ رضی اللہ عنہ پر ایک نظر ص ۱۰)

اسی طرح مفسر قرآن مولانا محمد نبی بخش حلوائی کہتے ہیں:

''صحابی وہ عظیم شخصیت ہے جس نے دولت ایمان حاصل کی اور حضور نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر شرف زیارت حاصل کیا پھر آخر تک اس ایمان وایقان پر قائم رہا''۔ (النار الحامیہ لمن ذم المعاویہ ص ۲۷)

الحمد للہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ پر ''صحابی کی تعریف'' ہر لحاظ سے صادق آتی ہے اور یقیناً آپ جناب رسول اللہ ﷺ کے جلیل القدر صحابی ہیں' لٰہذا قرآن وحدیث نے صحابیت کے جس قدر فضائل بیان فرمائے ہیں' وہ سب کے سب آپ کو حاصل ہیں۔ قرآن وحدیث میں وارد ہونے والے کل فضائل کا مکمل احاطہ تو ممکن نہیں لٰہذا ہم ان میں سے بعض فضائل پر کچھ روشنی ڈالتے ہیں' ذوق وشوق سے ملاحظہ فرمائیے' انشاء اللہ ایمان تازہ ہو جائے گا۔

## صفات صحابہ اللہ کا قرآن بیان کرتا ہے

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں اپنے حبیب کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی صفات بیان فرماتا ہے۔ دیکھئے:

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ط وَالَّذِيْنَ مَعَهٗۤ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ط ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ ج وَمَثَلُهُمْ فِي الْاِنْجِيْلِ ج كَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْـَٔهٗ فَاٰزَرَهٗ

marfat.com

فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰى عَلٰى سُوْقِهٖ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ ؕ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا۔ (الفتح۔۲۹)

ترجمہ: محمد اللہ کے رسول ہیں اور ان کے ساتھ والے کافروں پر سخت ہیں اور آپس میں نرم دل تو انہیں دیکھے گا رکوع کرتے سجدے میں گرتے اللہ کا فضل و رضا چاہتے۔ ان کی علامت ان کے چہروں میں ہے سجدوں کے نشان سے یہ ان کی صفت توریت میں ہے اور ان کی صفت انجیل میں جیسے ایک کھیتی اس نے اپنا پٹھا نکالا پھر اسے طاقت دی پھر دبیز ہوئی پھر اپنی ساق پر سیدھی کھڑی ہوئی کسانوں کو بھلی لگتی ہے تا کہ ان سے کافروں کے دل جلیں۔ اللہ نے وعدہ کیا ان سے جو ان میں ایمان اور اچھے کاموں والے ہیں بخشش اور بڑے ثواب کا۔ (کنزالایمان)

محدث جلیل امام ابن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"یہ آیت جن عظیم مطالب پر مشتمل ہے ذرا ان پر غور کیجئے۔ "مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ" یہ جملہ مشہود بہ کو واضح کرنے والا ہے جسے اللہ تعالیٰ کے اس قول میں بیان کیا گیا ہے۔ هُوَالَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا" اس قول میں رسول کریم ﷺ کی بہت تعریف کی گئی ہے پھر آپ کے اصحاب کی تعریف اس قول الٰہی میں ہے کہ: "وَالَّذِيْنَ مَعَهٗٓ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ" جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "فَسَوْفَ يَاْتِي اللّٰهُ بِقَوْمٍ يُّحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَهٗٓ اذلة عَلَى المؤمنين اعزه على الكافرين يجاهدون فى سبيل الله ولا يخافون لومة لائم ذالك فضل الله يوتيهِ من يشآء والله واسع عليم"۔

marfat.com

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ان کی شدت اور سختی کفار کیلئے ہے اور ان کی نرمی، نیکی، مہربانی اور عاجزی مومنین کیلئے ہے' پھر ان کی تعریف میں فرمایا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے فضل و رحمت اور اس کی رضا مندی کے حصول کیلئے اخلاص اور بڑی امید کے ساتھ بکثرت اعمال بجالاتے ہیں اور ان کے اعمال صالحہ کے اخلاص کے آثار ان کے چہروں پر نمایاں ہیں یہاں تک کہ جس شخص نے ان کی طرف دیکھا ان کے حسن کی علامات ہدایت نے اسے حیران کر دیا۔ حضرت امام مالک ﷺ فرماتے ہیں:

مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ جب عیسائیوں نے شام کے فتح کرنے والے صحابہ کو دیکھا تو انہوں نے کہا خدا کی قسم! حواریوں کے متعلق جو باتیں ہمیں پہنچی ہیں یہ ان سے بہتر ہیں' اور ان کی یہ بات بالکل سچ ہے کیونکہ اس امت محمدیہ اور خصوصاً صحابہ کرام کا ذکر کتب میں بڑی عظمت کے ساتھ کیا گیا ہے۔ جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں فرمایا:

"**ذالك مثلهم فی التورا ة ومثلهم فی الانجیل**" یعنی ان کے اوصاف کا ذکر تورات میں ہے اور انجیل میں' ان کا ذکر اس طرح ہے کہ جیسے کھیتی اپنا گابھا نکالتی ہے پھر اسے مضبوط بناتی ہے پھر وہ موٹا ہو کر جوان ہو جاتا ہے اور بونے والے کو اپنی شدت و قوت اور حسن منظر سے تعجب میں ڈال دیتا ہے۔ اسی طرح رسول کریم ﷺ کے اصحاب ہیں انہوں نے رسول کریم ﷺ کو تقویت دی۔ تائید کی اور ان کی مدد کی اور جس طرح گابھا کھیتی کے ساتھ ہوتا ہے اسی طرح صحابہ کرام آپ کے ساتھ رہے تاکہ کفار ان کو دیکھ دیکھ کر غیظ و غضب میں آئیں۔

اس آیت سے امام مالک نے روافض کے کفر کا مفہوم اخذ کیا ہے جو آپ کی ایک روایت میں بیان ہوا ہے کیونکہ یہ لوگ صحابہ سے بغض

marfat.com

رکھتے ہیں (حضرت امام مالک) فرماتے ہیں کیونکہ صحابہ ان لوگوں کو غصہ دلاتے ہیں اور جسے صحابہ غصہ دلائیں وہ کافر ہے۔ یہ ایک اچھا ماخذ ہے جس کی شہادت آیت کے ظاہری الفاظ سے ملتی ہے۔ حضرت امام شافعی نے بھی روافض کے کفر میں آپ سے اتفاق کیا ہے۔ اسی طرح ائمہ کی ایک جماعت بھی اس معاملہ میں آپ سے متفق ہے"۔

(الصواعق المحرقہ اردو ص ۶۹۵-۶۹۶)

امام یوسف بن اسماعیل نبہانی رحمۃ اللہ علیہ دیگر نو (۹) آیات مقدسہ کے ساتھ اس آیۃ کریمہ کو نقل کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"واضح رہے کہ حضرت ابوبکر صدیق، عمر فاروق، عثمان غنی، علی المرتضیٰ، طلحہ اور زبیر رضی اللہ عنہم یقیناً ان آیات مقدسہ کے مصادیق میں شامل ہیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بھی ان آیات کے عموم میں داخل ہیں کیونکہ یہ صرف مرد صحابہ کرام ہی سے مختص نہیں۔ اسی طرح حضرت امیر معاویہ اور حضرت عمر بن العاص رضی اللہ عنہما بھی بلاشبہ ان اکثر آیات کے مفہوم و مصداق میں شامل ہیں جو سابقین اولین کے ساتھ خاص نہیں۔ لیکن حیرانی ہے کہ جب بادشاہ اپنی رعیت کے سامنے کسی گروہ کی مدح بیان کرے اور کمالات ظاہر کرے تو وہ رعیت قبول کرنے کی بجائے اس گروہ سے بغض و عداوت رکھے اور ان کی مذمت میں زبان کھولے کیا' ایسے طعنہ جو لوگ اس طرز عمل سے بادشاہ کی خوشنودی کے سزاوار ہوں گے یا ناراضی کے؟ بلاشبہ یہ لوگ بادشاہ کے قہر و غضب اور ناراضی کے حق دار ہوں گے اور یہ ایسی بات ہے جس میں کسی عقلمند کو قطعاً شک نہیں ہوسکتا ..........

پھر قیاس کیجئے ان لوگوں کی حماقت کا جو شہنشاہِ مطلق (اللہ

marfat.com

تعالیٰ) کی اس بات میں مخالفت کرتے ہیں کہ وہ اپنے پاکباز بندوں کی تعریف فرماتا ہے انہیں پروانہ رضا عطا کرتا ہے کیا ممکن ہے کہ (معاذ اللہ) اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہونے اوران کی تعریف کرنے میں غلطی پر ہو؟ (ہرگز نہیں) پھر فیصلہ کیجئے کہ ان سے محبت رکھنی چاہیے یا نفرت و عداوت' جبکہ مالک ارض وسما ان سے راضی ہونے اوران کو سزاوار لطف و کرم ٹھہرانے کا صریح اعلان فرما چکا ہے اور کیا ان اہلِ بغض وعداوت کو حق حاصل ہے کہ ان پاکانِ امت کی قرآنی تعریف سننے کے بعد بھی ان کی شان میں زبان درازی سے کام لیں؟.........................

اللہ تعالیٰ کا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے راضی ہونا اوران کی مدح وثناء کرنا ابدالآباد کیلئے کلام قدیم یعنی قرآن حکیم میں ثابت ہو چکا ہے اور اللہ کے کلام کو کوئی کلام منسوخ نہیں کرسکتا۔ اس اعلان رضا کے وقت اللہ تعالیٰ سے یہ بات مخفی نہ تھی کہ صحابہ کرام سے مستقبل میں کن اعمال وافعال کا صدور ہونے والا تھا۔ اس کے باوجود اس کا ان سے راضی ہونا اوران کے حق میں توصیفی کلمات فرمانا اس بات کی دلیل ہے کہ بارگاہ الٰہی میں ان کا بڑا مقام ہے۔ اس لئے ہم پر لازم ہے کہ اس کی رضا اور مدح وثنا میں اللہ تعالیٰ کی اطاعت کریں اور اعتقاد رکھیں کہ بالفرض ان سے کوئی عملی کوتاہی صادر ہوئی ہو تو وہ اللہ تعالیٰ کی وسعتِ رحمت ومغفرت میں آچکی ہے وہ اس پر گرفت نہیں فرمائے گا۔ یا ایسی کوتاہی کی تاویل کرکے اس ظاہر سے پھیر کر اس کا کوئی عمدہ محمل تلاش کرنا چاہیے۔ یہی علمائے اہلسنت[1] کا ہمیشہ سے وتیرہ رہا ہے اوراس کی تائید نبی اکرم ﷺ کے اس ارشاد گرامی سے بھی ہوتی ہے۔ آپ ﷺ نے اہلِ

---

1. جیسا کہ ہم پچھلے صفحات میں امام نووی اور دیگر علماء سے نقل کر چکے ہیں۔

marfat.com

بدر کے حق میں فرمایا:

**وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ اللّٰهَ وَاطَّلَعَ عَلٰى اَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ لَهُمُ افْعَلُوْا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ۔**

ترجمہ: تمہیں کیا پتہ کہ اللہ تعالیٰ نے اہل بدر پر خصوصی نگاہ کرم فرمائی اور ان سے ارشاد فرمایا اے اہلِ بدر! تم جو چاہو کرو میں تمہیں بخش چکا ہوں۔

یہ بات ثابت و محقق ہے کہ حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت طلحہ اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہم بدری صحابہ ہیں اور یہ وہی لوگ ہیں جن سے اہل رفض کو عداوت ہے۔

ایسے ہی فضائل حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ (آپ بھی اہلِ بدر میں شامل ہیں) کے ہیں' مثلاً انہوں نے غزوۂ تبوک کے موقع پر جیشِ عسرت کی تیاری میں سات سو (۷۰۰) اونٹ مع سامان و پالان دیئے اور ایک ہزار دینار بارگاہِ رسالت میں پیش کئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خوشی سے ان دیناروں کو اچھال کر فرمایا:

"غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ يَا عُثْمَانَ"۔

ترجمہ: عثمان! اللہ تعالیٰ تمہاری مغفرت فرما چکا ہے۔

پھر فرمایا:

آج کے بعد عثمان سے جو عمل بھی صادر ہوگا اس سے انہیں کوئی ضرر نہیں پہنچے گا، یعنی اللہ تعالیٰ اس پر گرفت نہیں فرمائے گا۔............

دوسری طرف اللہ تعالیٰ کے لطف و کرم اور انعام و احسان کی بے کرانیوں کا تصور کیجئے جس کی حقیقت کا اظہار زبان و قلم سے ممکن نہیں۔ اس نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم سے راضی ہونے کا ذکر بڑی صراحت سے فرمایا ہے اور ان کے حسن عمل کو سراہا ہے کہ انہوں نے دین

marfat.com

حق کی حمایت و خدمت اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت و نصرت میں کوئی کوتاہی نہیں کی اور جانثاری اور سرفروشی کا حق ادا کیا۔ اللہ تعالیٰ نے صحابہ کرام کے اوصاف جمیلہ کا ذکر جن کی وجہ سے وہ لائق تحسین ہیں، ان الفاظ سے شروع فرمایا۔

"اَشِدَّآءُ عَلَی الْکُفَّارِ رُحَمَآءُ بَیْنَهُمْ"

یعنی وہ کافروں پر سخت اور آپس میں بڑے رحیم ہیں۔

(کمالات اصحاب رسول ﷺ ص ۱۰۵ تا ۱۰۹ اُردو ترجمہ الاسالیب البدیعہ فی فضل صحابہ و اقناع الشیعہ)

## ایمانِ صحابہ ایمان کی کسوٹی ہے

اللہ رب العزت قرآن کریم میں ایمانِ صحابہ کو ایمان و ہدایت کی کسوٹی قرار دیتے ہوئے فرماتا ہے۔ اگر دیگر لوگ انہیں کی طرح ایمان لائیں تو وہ بھی ہدایت پا جائیں۔ فرمایا:

۱) فَاِنْ اٰمَنُوْا بِمِثْلِ مَآ اٰمَنْتُمْ بِهٖ فَقَدِ اهْتَدَوْا۔ (البقرہ۔ ۱۳۷)

ترجمہ: پھر اگر وہ بھی یوں ہی ایمان لاتے جیسا (اے صحابہ!) تم لائے جب تو وہ ہدایت پا گئے۔

اس آیہ مقدسہ کے تحت مفتی احمد یار خان نعیمی فرماتے ہیں:

"اس سے معلوم ہوا کہ مومن وہ ہے جس کا ایمان صحابہ کرام (کے ایمان) کی طرح ہو جو ان کے خلاف ہو وہ کافر ہے وہ حضرات ایمان کی کسوٹی ہیں"۔ (نور العرفان)

۲) وَاِذَا قِیْلَ لَهُمْ اٰمِنُوْا کَمَآ اٰمَنَ النَّاسُ قَالُوْٓا اَنُؤْمِنُ کَمَآ اٰمَنَ السُّفَهَآءُ ط اَلَآ اِنَّهُمْ هُمُ السُّفَهَآءُ وَلٰکِنْ لَّا یَعْلَمُوْنَ۔ (البقرہ۔ ۱۳)

ترجمہ: اور جب ان (منافقوں) سے کہا جائے ایمان لاؤ جیسے اور لوگ (یعنی صحابہ) ایمان لائے ہیں تو کہیں کیا ہم احمقوں کی طرح ایمان لے

marfat.com

آئیں۔ سنتا ہے وہ احمق ہیں مگر جانتے نہیں۔ (کنزالایمان)

مفسر قرآن مفتی احمد یار خان نعیمی قدس سرہٗ اس آیہ کریمہ کے تحت فرماتے ہیں:

"معلوم ہوا کہ ایمان وہی (مقبول) ہے جو صحابہ کی طرح ہو۔ صحابہ ایمان کی کسوٹی ہیں جس کا ایمان ان (کے ایمان) کی طرح نہیں وہ بے ایمان ہے"۔ (نور العرفان)

## صحابہ رضی اللہ عنہم ہدایت کے تارے ہیں

جناب رسول خدا حبیب کبریا علیہ التحیۃ والثناء نے اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو ہدایت کے تارے فرمایا۔ حدیث پاک ملاحظہ ہو:

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ سَاَلْتُ رَبِّيْ عَنْ اِخْتِلَافِ اَصْحَابِيْ مِنْ بَعْدِيْ فَاَوْحٰى اِلَيَّ يَا مُحَمَّدُ اِنَّ اَصْحَابَكَ عِنْدِيْ بِمَنْزِلَةِ النُّجُوْمِ فِي السَّمَآءِ بَعْضُهَا اَقْوٰى مِنْ بَعْضٍ وَّلِكُلٍّ نُوْرٌ فَمَنْ اَخَذَ بِشَيْءٍ مِّمَّا هُمْ عَلَيْهِ مِنِ اخْتِلَافِهِمْ فَهُوَ عِنْدِيْ عَلٰى هُدًى قَالَ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصْحَابِيْ كَالنُّجُوْمِ فَبِاَيِّهِمْ اقْتَدَيْتُمْ اهْتَدَيْتُمْ۔ (مشکوٰۃ باب مناقب الصحابۃ)

ترجمہ: روایت ہے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ میں نے اپنے رب سے اپنے صحابہ کے اختلاف کے متعلق سوال کیا جو میرے بعد ہوگا۔ تو مجھے وحی فرمائی کہ اے محمد (ﷺ) تمہارے صحابہ میرے نزدیک آسمان کے تاروں کی طرح ہیں کہ ان کے بعض، بعض سے قوی ہیں اور سب میں نور ہے تو جس نے ان کے اختلاف میں سے کچھ حصہ لیا جس پر وہ ہیں تو وہ میرے نزدیک

marfat.com

ہدایت پر ہے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میرے صحابہ تاروں کی طرح ہیں تم ان میں سے جس کی پیروی کرو گے ہدایت پاؤ گے''۔

## صحابہ رضی اللہ عنہم متقی اور عادل ہیں

تمام عبادات کا حاصل تقویٰ اور عدالت ہے۔ اسی سے بندہ کو اللہ تعالیٰ کے نزدیک عزت وکرامت اور ولایت حاصل ہوتی ہے اور تقویٰ کسی دعوے اور مظاہرے کا مرہون منت نہیں بلکہ تقویٰ شعار وہ ہوتا ہے جسے اللہ تعالیٰ متقی فرمائے جبکہ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب مکرم ﷺ کے صحابہ کو متقی فرما رہا ہے۔

۱) وَاَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوٰى وَكَانُوْٓا اَحَقَّ بِهَا وَاَهْلَهَا وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِيْمًا۔ (الفتح۔۲۶)

ترجمہ: اور پرہیزگاری کا کلمہ ان (صحابہ) پر لازم فرمایا اور وہ اس کے زیادہ سزاوار اور اس کے اہل تھے اور اللہ سب کچھ جانتا ہے۔ (کنزالایمان)

مفسر قرآن جناب مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ اس آیہ مقدسہ کے تحت فرماتے ہیں۔

''یہ کلمہ تقویٰ یعنی ایمان واخلاص ان (صحابہ) سے جدا ہو سکتا ہی نہیں۔ اس (آیت) میں ان سب کے حسن خاتمہ کی یقینی خبر ہے کہ ان صحابہ کرام سے دنیا میں، وفات کے وقت، قبر میں اور حشر میں تقویٰ جدا نہ ہو سکے گا۔ ''اَحَقَّ'' اسم تفضیل ہے...... یعنی یہ صحابہ تمام نبیوں کے صحابہ سے یا تمام مسلمانوں سے یا تمام فرشتوں سے بڑھ کر کلمہ تقویٰ کے حقدار ہیں (اور اَهْلَهَا کے تحت فرماتے ہیں) کیونکہ رب تعالیٰ نے ان بزرگوں کو اپنے محبوب کی صحبت، قرآن کریم کی خدمت اور دین کی حفاظت کیلئے چنا ہے اگر ان میں کچھ بھی نقصان ہوتا تو اس پاکوں کے سردار محبوب (ﷺ) کی ہمراہی

marfat.com

کیلئے ان کا چناؤ نہ ہوتا۔ موتی ہر ڈبیہ میں نہیں رکھا جاتا۔ اس کیلئے خاص قیمتی ڈبہ ہوتا ہے۔ خیال رہے کہ یہاں کلمہ تقویٰ سے مراد یا کلمہ طیبہ ہے یا وفاداری یا ہر قسم کی ظاہری و باطنی پرہیزگاری "وھو الظاھر" رب تعالیٰ جسکے ساتھ پرہیزگاری لازم کردے اسے جدا کرنے والا کون"۔ (نورالعرفان)

"کوئی صحابی فاسق یا فاجر نہیں سارے صحابہ متقی پرہیزگار ہیں یعنی اولاً تو ان سے گناہ سرزد نہیں ہوتے اور اگر سرزد ہو جائیں تو رب تعالیٰ انہیں توبہ کی توفیق عطا فرماتا ہے اور وہ بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر عرض کرتے ہیں یا رسول اللہ! مجھے پاک فرما دیں۔ صحابیت اور فسق جمع نہیں ہو سکتے۔ جیسے اندھیرا اور اجالا جمع نہیں ہو سکتے۔ جس طرح سارے نبی گناہ سے معصوم ہیں ایسے ہی سارے صحابہ فسق سے مامون و محفوظ ہیں کیونکہ قرآن کریم نے ان سب کے عادل متقی پرہیزگار ہونے کی گواہی دی اور ان سے وعدہ فرمایا مغفرت و جنت کا"۔

آگے یہی آیت اور چند دیگر آیات نقل کرنے کے بعد فرمایا "یہ صفات فاسقوں کے نہیں ہو سکتے۔ بہر حال سارے نبی علیہم السلام معصوم اور سارے صحابہ فسق سے محفوظ ہیں۔

تاریخی واقعات ۹۵ فیصد[1] غلط اور بکواس ہیں۔ تاریخ اپنے مصنف کی آئینہ دار ہوتی ہے ان میں روافض اور خوارج کی آمیزشیں بہت زیادہ ہیں۔ جو تاریخی واقعہ کسی صحابی کا فسق ثابت کرے وہ مردود ہے کیونکہ قرآن انہیں عادل متقی فرما رہا ہے۔ قرآن سچا ہے اور تاریخ جھوٹی۔ مورخ یا محدث یا راوی کی غلطی مان لینا آسان ہے مگر صحابی کا

---

[1] اسی طرح مودودی صاحب اسلامی تاریخ کا ۹۰ فیصد بلکہ اس سے بھی زیادہ حصہ دریا برد کر دینے کے لائق قرار دیتے ہیں۔ (خلافت و ملوکیت ص ۱۰۷ حاشیہ)

marfat.com

فسق ماننا مشکل ہے کیونکہ اُسے فاسق ماننے سے قرآن کی تکذیب لازم آئے گی"۔ (امیر معاویہ ﷛ پر ایک نظر صفحہ ۱۳ تا ۱۵)

صاحب تفسیر ضیاء القرآن حضرت پیر محمد کرم شاہ الازہری رحمۃ اللہ علیہ اس آیت کے تحت اپنی عالمانہ تحقیق کے بعد فرماتے ہیں۔

"صحابہ کرام پر یہ نوازشات کسی ایسی ہستی نے نہیں فرمائیں، جو ظاہر کو تو جانتی ہو باطن سے بے خبر ہو، زبان پر آنے والے کلمات کو تو سن لے لیکن نہاں خانۂ دل میں جذبات واحساسات کی زبان سے نا آشنا ہو۔ حال میں وقوع پذیر ہونے والے واقعات اور رونما ہونے والے حادثات کو تو وہ جانتا ہو لیکن مستقبل میں کیا ہوگا۔ کوئی کل کیا کرے گا اس کا اُسے پتہ نہ ہو۔ یوں اپنی آگاہی کی خامی اور علم کی ناتمامی کے باعث اس نے صحابہ کرام کی وقتی قربانیوں اور ظاہری وفاداریوں اور زبانی دعوؤں سے متاثر ہو کر انہیں شاندار القابات اور ان بشارات سے نواز دیا ہو اور اس کے بعد ان لوگوں نے ایسی حرکتیں کی ہوں اور ایسے جرائم کا ارتکاب کیا ہو کہ ان القابات و بشارات کے مستحق نہ رہے ہوں اور انہیں ان سعادتوں سے بعد میں محروم کر دیا گیا ہو۔ اس قسم کی ابلیسی تلبیسات اور شیطانی وساوس کا بھی اس آخری جملہ (وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا) سے خاتمہ کر دیا۔ فرمایا اللہ تعالیٰ ہر چیز کو جانتا ہے۔ کسی شخص کا باطن، کسی سے آئندہ زمانے میں کیسے افعال سرزد ہوں گے اور مرنے سے پہلے کیا کیا حرکتیں کرے گا مخفی نہیں اور سب کچھ جاننے والے نے اپنے حبیب لبیب ﷺ کے وفا شعار صحابہ کو ان انعامات، احسانات اور نوازشات سے سرفراز فرمایا ہے"۔ (ضیاء القرآن جلد ۴ ص ۵۶۳۔۵۶۴)

دیوبندیوں کے حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی کہتے ہیں۔

marfat.com

"حق تعالیٰ شانہ کا بہت ہی بڑا فضل و احسان امت محمدیہ کے حال پر ہے کہ ہمارے سلف پر صحابہ کی فضیلت کو پوری طرح منکشف کردیا کہ سب نے اس پر اجماع واتفاق کرلیا کہ "الصحابة کلھم عدول وافضل الخلق بعد الانبیاء اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم" یعنی صحابہ سب کے سب معتبر اور ثقہ ہیں اور ان میں کوئی شخص بھی غیر معتبر نہیں اور تمام مخلوق میں بعد انبیاء علیہم السلام کے سب سے زیادہ افضل صحابہ ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہم اس مسئلہ کا انکشاف ہمارے حق میں بہت ہی بڑی رحمت ہے۔

اور وہ رحمت یہ ہے کہ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ واقعی حق تعالیٰ شانہ کو اس دین کی حفاظت ہی منظور ہے۔ اگر حضرات صحابہ کے متعلق ہمارا یہ اعتقاد نہ ہوتا بلکہ خدانخواستہ ان کے غیر معتبر ہونے کا یا ان کی نسبت خیانت کرنے کا کچھ بھی شبہ ہوتا تو شریعت کا سارا نظام درہم برہم ہوجاتا۔ قرآن وحدیث کی بابت طرح طرح کے خیالات وشبہات پیدا ہوتے اور کسی طرح دل کو اطمینان نصیب نہ ہوتا اور صحابہ کی نسبت حضرات سلف صالحین کا یہ اجماع محض حسن اعتقاد ہی کی بنا پر نہیں بلکہ خود ان کے احوال واعمال سے ان کی دیانت اور راست بازی وپرہیزگاری ایسی کھلی ہوئی نظر آتی ہے کہ موافق تو موافق مخالف تک اس کا اقرار کئے ہوئے ہیں جس پر تاریخ شاہد ہے۔ جس کے بعد اس قول میں کچھ بھی شبہ کی گنجائش نہیں رہتی کہ "الصحابة کلھم عدول"

(مفاسد گناہ۔ مواعظ اشرفیہ ج ۱۸ ص ۲۲۹)

اور سنیئے اللہ تعالیٰ دوسرے مقام پر فرماتا ہے:

۲) اِنَّ الَّذِیْنَ یَغُضُّوْنَ اَصْوَاتَھُمْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ

marfat.com

امْتَحَنَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ لِلتَّقْوٰى ۔ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ عَظِيْمٌ۔ (الحجرات ۳)

ترجمہ: بیشک وہ جو اپنی آوازیں پست کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ کے پاس وہ ہیں جن کا دل اللہ نے پرہیز گاری کیلئے پرکھ لیا ہے ان کیلئے بخشش اور بڑا ثواب ہے۔ (کنزالایمان)

''معلوم ہوا کہ صحابہ کرام کے دل رب نے تقویٰ کیلئے پرکھ لئے ہیں جو انہیں فاسق مانے وہ اس آیت کا منکر ہے''۔ (نورالعرفان)

گویا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم متقی ہیں انہیں فسق سے بری جاننا اور ان کی عدالت کا اعتقاد رکھنا یعنی تمام صحابہ کو عدول ماننا ضروری ہے۔ حضور نبی اکرم رسول معظم ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم وہ قدسی صفات لوگ ہیں جن کے ایمان واخلاص، صدق وصفا، دیانت وامانت اور تقویٰ وطہارت کی گواہی، قرآن وحدیث دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ جن کی شان میں ''كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ، يَنْصُرُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ اور هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا'' ایسی آیات قرآنی نازل فرما کر ان کی سچائی اور خوبیاں بیان کرتا ہے۔ ان کی عدالت میں کون شک کر سکتا ہے۔ پس ''اَلصَّحَابَةُ كُلُّهُمْ عُدُوْلٌ'' کا اعتقاد قرآن وحدیث سے ماخوذ ہے اور الحمد للہ اہلسنت کا اس پر اتفاق ہے۔ حضرت علامہ قاضی محمد ثناء اللہ مجددی مظہری رحمۃ اللہ علیہ کی تفسیر مظہری سے منقول ہے۔

''اصحاب رسول تمام کے تمام عادل اور منصف تھے اگر کسی سے کوئی غلطی ہوئی بھی تھی تو اللہ تعالیٰ نے انہیں معاف کر دیا تھا وہ خاطی اور عاصی نہ رہے تھے وہ تائب اور مغفور تھے۔ نصوص قرآنی اور متواتر احادیث ان کی عظمت کے گواہ ہیں''۔ (النار الحامیہ لمن ذم المعاویہ ؓ ص ۹۳)

حضرت امام یوسف بن اسماعیل نبہانی علامہ سعد الدین تفتازانی سے نقل فرماتے ہیں۔

marfat.com

"اہل حق کا اتفاق ہے کہ ان تمام امور میں حضرت علی ﷜ حق پر تھے اور تحقیق یہ ہے کہ تمام صحابہ عادل ہیں اور تمام جنگیں اور اختلافات تاویل پر مبنی ہیں ان کے سبب کوئی عدالت سے خارج نہیں کیونکہ وہ مجتہد ہیں"۔

(برکات آل رسول ﷺ اردو ترجمہ الشرف المؤبد ص ۲۸۱۔۲۸۲)

حضرت امام عبدالوہاب شعرانی رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے فرمایا:

"حضور ﷺ کے تمام صحابہ کرام کے متعلق ان کی گستاخی سے اپنی زبان ہمیشہ بند رکھنی چاہیے اس وجہ سے جو کہ ان کے درمیان کچھ اختلاف واقع ہوا ہے اور اس بات پر ایمان رکھنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ ان کی اجتہادی خطاؤں پر بھی انہیں ضرور ثواب عطا فرمائے گا۔ اس بات پر اہلسنت کا مکمل اتفاق ہے چاہے ان میں سے کوئی صحابی تنازعات میں شامل ہوا ہو یا نہ ہوا ہو کیونکہ وہ سب ہی عادل وثقہ تھے"۔ (کُلُّھُمْ عُدُوْلٌ) (مناقب سیدنا امیر معاویہ ﷜ ص ۴۷ بحوالہ شواہد الحق ص ۴۷۸)

محقق ابن ہمام حنفی اور علامہ ابو شریف شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی "مسائرہ" اور اس کی شرح "مسامرہ" سے منقول ہے فرمایا:

"اہلسنت وجماعت کا عقیدہ تمام صحابہ (رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین) کے وجوب تزکیہ کا ہے کہ سب کی عدالت مان لی جائے اور ان میں طعن کرنے سے روکا جائے اور ان کی ایسی ثنا وصفت کی جائے جیسی کہ اللہ تعالیٰ نے کی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "جتنی امتیں لوگوں کیلئے بنائی گئی ہیں ان میں تم سب سے بہتر ہو"۔ اور فرماتا ہے: "ہم نے تم کو متوسط بنایا ہے تاکہ تم لوگوں پر گواہ ہو"۔ (فضائل حضرت امیر معاویہ ﷜ ص ۴۴)

حضرت امام ربانی سیدنا مجدد الف ثانی جناب شیخ احمد فاروقی سرہندی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

marfat.com

''قرآن وحدیث کے احکام شرعیہ جو ہم تک پہنچے ہیں صحابہ کرام کی نقل و روایت اور واسطہ سے پہنچے ہیں۔ جب صحابہ کرام مطعون ہوں گے تو ان کی نقل و روایت بھی مطعون متصور ہوگی اور احکام شرعیہ کی نقل و روایت چند صحابہ کے ساتھ مخصوص نہیں ہے بلکہ تمام صحابہ کرام عدالت، صدق اور تبلیغ دین میں برابر ہیں۔ پس کسی ایک صحابی میں طعن و عیب دین میں طعن وعیب تسلیم کرنے کو مستلزم ہے۔ والعیاذ باللہ سبحانہ وتعالیٰ ...... اصول میں تمام صحابہ کرام کی متابعت ضروری ہے اور ان کا آپس میں اصول کے اندر کوئی اختلاف نہ تھا۔ ان کا آپس کا اختلاف صرف فروع سے تعلق رکھتا تھا اور وہ شخص جو بعض صحابہ میں عیب نکالتا ہے سب کی متابعت سے محروم ہے بلاشبہ تمام صحابہ کرام اصول میں باہم بالکل متفق تھے...... شریعت حقہ کے مبلغ تمام صحابہ کرام ہیں جیسا کہ مذکور ہوا۔ کیونکہ تمام صحابہ عدول ہیں۔ (اَلصَّحَابَةُ كُلُّهُمْ عُدُوْلٌ) ہر ایک کی نقل و روایت کے ذریعے شریعت کا کچھ نہ کچھ حصہ ہم تک پہنچا ہے''۔ (مکتوبات دفتر اوّل حصہ دوم مکتوب نمبر ۸۰)

شارح صحیح مسلم شیخ الاسلام امام یحیٰ بن شرف نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''حضرت علی کی خلافت بالاجماع صحیح ہے اور اپنے وقت میں وہی خلیفہ تھے ان کے علاوہ کسی کی خلافت نہیں تھی۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ عادل فضلاء صحابہ نجباً میں سے ہیں۔ ان میں جو جنگیں ہوئیں ان میں ہر فریق کو کوئی شبہ لاحق تھا اور ہر فریق کا اعتقاد یہ تھا کہ وہ صحت اور ثواب پر ہے اور تمام صحابہ نیک اور عادل ہیں (''كُلُّهُمْ عُدُوْلٌ'') جنگ اور دوسرے نزاعی معاملات میں ہر فریق کی ایک تاویل تھی اور اس میں اختلاف کی وجہ سے کوئی صحابی عدالت اور نیکی سے خارج نہیں ہوتا''۔

marfat.com

(نووی شرح مسلم ج ۲، ص ۲۷۲ باب فضائل الصحابۃ رضی اللہ عنہم)

محدث جلیل امام احمد ابن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"اہلسنت وجماعت کا اس بات پر اتفاق ہے کہ تمام مسلمانوں پر واجب ہے کہ وہ سب صحابہ کرام کو عادل قرار دے کر انہیں پاک قرار دیں اور ان پر طعنہ زنی نہ کریں اور ان کی ثناء کریں۔ اللہ تعالیٰ نے بھی اپنی کتاب کی آیات میں ان کی تعریف فرمائی ہے۔ جن میں سے ایک آیت یہ ہے: "کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّۃٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ" پس اللہ تعالیٰ نے دیگر امتوں پر ان کی بھلائی کو ثابت فرمایا ہے۔؛ اور کوئی چیز اس الٰہی شہادت کی ہم پلہ نہیں ہو سکتی کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی حقیقت اور ان کی خوبیوں کو سب سے بہتر جاننے والا ہے۔ بلکہ ان امور کا علم اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو نہیں ہو سکتا پس جب خدا تعالیٰ نے گواہی دے دی کہ وہ خیر الامم ہیں تو ہر ایک پر واجب ہے کہ وہ یہی ایمان واعتقاد رکھے۔ اگر کوئی شخص یہ ایمان واعتقاد نہیں رکھتا تو اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی خبروں کی تکذیب کرتا ہے۔ بلاشبہ وہ شخص جو اس چیز کی حقیقت میں جس کے بارے میں اللہ خبر دے چکا ہے شک کرتا ہے وہ مسلمانوں کے اجماع سے کافر ہے۔ اللہ تعالیٰ ایک اور آیت میں فرماتا ہے:

کَذٰلِکَ جَعَلْنٰکُمْ اُمَّۃً وَّسَطًا لِّتَکُوْنُوْا شُھَدَآءَ عَلَی النَّاسِ۔

ترجمہ: اس طرح ہم نے تمہیں بہترین امت بنایا ہے تا کہ تم لوگوں پر گواہ ہو۔

حقیقتاً اس سے پہلی آیت اور اس میں صحابہ کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زبان سے بالمشافہ خطاب کیا گیا ہے۔ قدرت الٰہی پر غور کرو اللہ تعالیٰ نے ان کو عادل اور نیک بنایا ہے تا کہ یہ قیامت کے روز بقیہ امتوں پر گواہ ہوں...... قرآن کریم پر ایمان لانے سے یہ بات لازم آتی

marfat.com

ہے کہ جو کچھ اس میں بیان ہوا ہے اس پر ایمان لایا جائے اور آپ کو یہ علم ہو چکا ہے کہ قرآن کریم میں صحابہ کو خیر الامم، عادل اور نیک قرار دیا گیا ہے اور یہ کہ اللہ تعالیٰ ان کو رسوا نہیں کرے گا اور وہ ان سے راضی ہے۔ اب جو شخص ان کے متعلق ان باتوں کی تصدیق نہ کرے وہ قرآن کریم کے بیان کا مکذب (جھٹلانے والا) ہے اور جو قرآن پاک کے بیان کی ایسی تکذیب کرے جس کی کوئی تاویل نہ کر سکے وہ کافر، منکر، ملحد اور دین سے خارج ہے"۔..................

ابو زرعہ الرازی جو اپنے زمانے کے امام اور مسلم کے اجل شیوخ میں سے ہیں کہتے ہیں کہ جب تو کسی شخص کو اصحاب رسول ﷺ میں سے کسی کی تنقیص کرتے دیکھے تو سمجھ لے کہ وہ شخص زندیق ہے۔ اس لئے کہ حدیث رسول کریم ﷺ قرآن پاک اور جو کچھ اس میں بیان ہوا ہے سب برحق ہے اور یہ سب صحابہ کرام ہی کے ذریعہ ہم تک پہنچا ہے۔ پس جو شخص صحابہ پر جرح کرتا ہے وہ کتاب وسنت کو باطل قرار دیتا ہے اور ایسے شخص پر جرح کرنا اور اس پر ضلالت، زندیقیت اور کذب وفساد کا حکم لگانا زیادہ مناسب اور درست ہے"۔ (الصواعق المحرقہ اردو ص ۶۹۱، ۶۹۳، ۶۹۸)

یاد رہے کہ صحابہ کرام کا فسق و فجور سے بری اور عدالت سے موصوف ہونا عقائد کا مسئلہ ہے جو فروعی نہیں بلکہ اصولی ہے اور محدثین کا دستور ہے کہ وہ فاسق و فاجر کی روایت کو صحیح نہیں مانتے۔ اگر معاذ اللہ کسی صحابی مثلاً حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو فاسق قرار دیا جائے تو نہ صرف یہ کہ "اَلصَّحَابَۃُ کُلُّھُمْ عُدُوْلٌ" کا عقیدہ سلامت نہیں رہے گا بلکہ ان کی روایت کردہ ۱۶۳ احادیث بھی مجروح ہو جائیں گی۔ اور صحیح یہ ہے کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ صفت عدالت سے متصف تھے۔ اُن پر اہلسنّت کے کسی فرد نے آج تک فسق کا الزام نہیں لگایا۔

marfat.com

حکیم الامت حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"بروایت متعدّدہ یہ امر ثابت ہوگیا ہے کہ نبی ﷺ نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو اپنا منشی اور کاتب وحی بنایا تھا اور آپ اسی کو کاتب بناتے تھے جو ذی عدالت اور امانت دار ہو"۔ (ازالۃ الخفاء اردو اوّل ص ۳۴۴۔۳۴۵)

بلکہ آپ ہی پر کیا موقوف محدثین نے تمام صحابہ کو جرح سے بلند سمجھا ہے اور کسی بھی صحابی پر کبھی کوئی تنقید نہیں کی۔ اور جس صحابی سے جو روایت ملی اسے حق جان کر قبول کرلیا اور یہ گویا ان کی عدالت کو تسلیم کرنے کے مترادف ہے اور قرآن وحدیث کی تصریحات عدالت صحابہ پر ایسے گواہ ہیں کہ منکر کا اپنا ایمان ہی برباد ہو جاتا ہے۔

اب وہ لوگ جو قرآن وحدیث پر پختہ ایمان رکھتے ہیں اور خدا اور روز جزا کو دل سے مانتے ہیں ذرا انصاف سے فرمائیں کہ جن خوش نصیب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے تقویٰ کی گواہی خود خدا تعالیٰ قرآن کریم میں اسم تفضیل "اَحَقّ" کے ساتھ دے ان کے اعلیٰ درجہ کے تقویٰ اور عدالت کا کوئی کیونکر انکار کرسکتا ہے؟ کوئی مسلمان تو ایسی جرأت ہرگز نہیں کرسکتا۔ اگر کوئی صحابہ کرام کے تقویٰ اور ان کی عدالت کا انکار کرے انہیں حجت شرعی کا مخالف گردانتے ہوئے غیر آئینی طرز عمل کا مرتکب قرار دے تو کیا یہ قرآن وحدیث کی مخالفت اور انکار نہیں؟ ایسے شخص کے اسلام وایمان کا کیا بنے گا۔ جیسا کہ بانی جماعت اسلامی مولانا مودودی نے ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ، حضرت زبیر، حضرت طلحہ اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو غیر آئینی (غیر شرعی) طرز عمل کا مرتکب قرار دیا ہے استغفر اللہ دیکھئے مودودی صاحب کہتے ہیں:

"حضرت عثمان کے خون کا مطالبہ، جسے لے کر دو طرف سے دو فریق اٹھ کھڑے ہوئے۔ ایک طرف حضرت عائشہ اور حضرت طلحہ وزبیر (رضی اللہ عنہم) اور دوسری طرف معاویہ (رضی اللہ عنہ) ان دونوں فریقوں کے مرتبہ و مقام اور جلالت قدر کا احترام ملحوظ رکھتے ہوئے بھی یہ کہے بغیر چارہ نہیں

marfat.com

کہ دونوں کی پوزیشن آئینی حیثیت سے کسی طرح درست نہیں مانی جاسکتی"۔ (خلافت وملوکیت ص ۱۲۴)

"اس سے بدرجہا زیادہ غیر آئینی طرز عمل دوسرے فریق یعنی حضرت امیر معاویہ ﷺ کا تھا جو معاویہ بن ابی سفیان کی حیثیت سے نہیں بلکہ شام کے گورنر کی حیثیت سے خون عثمان کا بدلہ لینے کیلئے اٹھے"۔

(خلافت وملوکیت ص ۱۲۵)

اب فرمایئے مولانا مودودی نے اکابر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو غیر آئینی یعنی غیر شرعی طرز عمل کا مرتکب قرار دے کر کیا معاذ اللہ فاسق اور حد شریعت کو توڑنے والا نافرمان نہیں کہا؟ کیا وہ خود منکر قرآن یا مخالف قرآن نہیں ہو گئے؟ افسوس! ان کی ناروا جسارت نے انہیں کہاں پہنچا دیا ہے۔ مولانا مودودی نے اپنے لئے جو راستہ اختیار کیا وہ تو اس کا انجام بھگتنے کیلئے اگلے جہان سدھار گئے ہیں۔ لیکن جو لوگ آنکھیں موند کر مودودی نظریئے کا پرچار کر رہے ہیں امید ہے وہ اپنی عاقبت کو ضرور مدنظر رکھیں گے اور تائب ہو کر قرآن کریم کی تصریحات کے مطابق جملہ صحابہ کرام کو بالعموم اور مذکورہ بالا اکابر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو بالخصوص نہایت عادل، بڑے متقی اور پابند آئینِ شریعت مان لیں گے۔

امام یوسف بن اسماعیل نبہانی فرماتے ہیں۔

"تحقیق یہ ہے کہ تمام صحابہ عادل ہیں اور تمام جنگیں اور اختلافات تاویل پر مبنی ہیں ان کے سبب کوئی عدالت سے خارج نہیں۔ کیونکہ وہ مجتہد ہیں"۔ (برکات آل رسول ﷺ اردو ترجمہ الشرف المؤبد ص ۲۸۱،۲۸۲)

اور حدیث بخاری کے مطابق بھی حضرت امیر معاویہ ﷺ فقیہ و مجتہد ہیں ملاحظہ ہو۔

ترجمہ: "حضرت ابن عباس ﷺ سے پوچھا گیا آپ کی امیر

marfat.com

المومنین معاویہ کے بارے میں کیا رائے ہے جبکہ وہ وتر کی ایک ہی رکعت پڑھتے ہیں؟ آپ نے فرمایا بے شک وہ فقیہ ہیں (اِنَّہٗ فَقِیْہٌ")

(صحیح بخاری ج اص ۵۳۱ کتاب المناقب باب ذکر معاویہ رضی اللہ عنہ)

اور مجتہد کے اجتہاد کا ہمیشہ حق کے مطابق ہونا ضروری نہیں۔ اس میں خطا بھی ہوسکتی ہے ہاں حدیث پاک کے مطابق مجتہد کی اجتہادی خطا پر بھی ثواب ہی مرتب ہوتا ہے۔ اور جب خطائے اجتہادی پر مجتہد کو ثواب ملتا ہے تو پھر یہ عدالت کے منافی نہیں ہوسکتی بلکہ عدالت اور اجتہاد دونوں صفات ایک ذات میں جمع ہوسکتی ہیں مثلاً سیدنا فاروق اعظم حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور سیدنا حیدر کرار حضرت علی رضی اللہ عنہ عادل بھی تھے اور مجتہد بھی اسی طرح جناب حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ عادل ہونے کے ساتھ ساتھ مجتہد بھی تھے۔ لہٰذا ان کی کسی اجتہادی خطا کو جو باعث ثواب ہی ہے، غیر آئینی اور غیر شرعی قرار نہیں دیا جاسکتا۔ پس یہ کہنا کہ ان کی پوزیشن آئینی حیثیت سے یعنی شرعی طور پر درست نہیں یا انہوں نے غیر آئینی اور غیر شرعی یعنی غلط اور گناہ کا کام کیا' ایک ناروا جسارت ہے۔ مولانا مودودی صاحب نے ایسا کہہ کر خدا اور رسول ﷺ کی مخالفت کی ہے۔ حدیث پاک جس خطا کو باعث ثواب بتاتی ہے۔ مولانا مودودی صاحب اسی کو فسق و گناہ بتاتے ہیں۔ اور حقیقت یہ ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ کی مخالفت کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ جہنم میں جھونک دے گا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْ ۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ ؕ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا۔

(النساء۔۱۱۵)

ترجمہ مودودی صاحب: جو شخص رسول کی مخالفت پر کمر بستہ ہو اور اہل ایمان کی روش کے سوا کسی اور روش پر چلے درآں حالیکہ اس پر راہ ہدایت واضح ہو چکی تو ہم اس کو اسی طرف چلائیں گے جدھر وہ خود پھر گیا اور اسے جہنم میں

marfat.com

جھونکیں گے جو بد ترین جائے قرار ہے۔ (تفہیم القرآن از مولانا مودودی)

پس قرآن و حدیث کے مطابق صحابہ کرام کو عادل اور متقی مان لینا ضروری ہے ورنہ یہاں دنیا میں دین و ایمان اور وہاں آخرت میں جسم و جان کی خیر نہیں۔ لیکن ہدایت کی توفیق تو اللہ ہی دینے والا ہے۔

## کفر اور فسق کا شائبہ تک نہیں

اللہ تعالیٰ نے صحابہ کرام کے دلوں میں ایمان کی محبت اور برائی سے نفرت ڈال دی ہے۔ لہٰذا وہاں کفر و فسق کا شائبہ تک نہیں ہو سکتا۔ ارشاد خداوندی ہے:

وَلٰكِنَّ اللّٰهَ حَبَّبَ اِلَيْكُمُ الْاِيْمَانَ وَزَيَّنَهٗ فِیْ قُلُوْبِكُمْ وَكَرَّهَ اِلَيْكُمُ الْكُفْرَ وَالْفُسُوْقَ وَالْعِصْيَانَ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الرّٰشِدُوْنَ ۝ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَنِعْمَةً ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ۔ (الحجرات ۷،۸)

ترجمہ: لیکن (اے صحابہ) اللہ نے تمہیں ایمان پیارا کر دیا ہے اور اسے تمہارے دلوں میں آراستہ کر دیا اور کفر اور حکم عدولی اور نافرمانی تمہیں ناگوار کر دی ایسے ہی لوگ راہ پر ہیں۔ اللہ کا فضل اور احسان اور اللہ علم و حکمت والا ہے۔ (کنز الایمان)

قرآن کریم کے اعلان کو غور سے دیکھئے اور ارشاد خداوندی پر یقین کر لیجئے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کفر، فسق اور گناہ سے قطعی طور پر محفوظ ہیں۔ فسق اور گناہ سے محفوظ ہونے سے مراد یہ ہے کہ یا تو اللہ تعالیٰ کمال کرم سے ان کی خود حفاظت فرماتا ہے اور ان سے گناہ ہونے نہیں دیتا۔ یا اگر ان سے گناہ سرزد ہو جائے تو اس پر قائم نہیں رہنے دیتا اور وہ فوراً تائب ہو جاتے ہیں اور جب وہ تائب ہو جاتے ہیں، تو اللہ تعالیٰ ان کے گناہوں کو نیکیوں میں بدل دیتا ہے۔ گویا انہوں نے گناہ نہیں بلکہ نیکیاں ہی کی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

marfat.com

مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍ (الفرقان ۔۷۰)

ترجمہ: جو توبہ کرے اور ایمان لائے اور اچھا کام کرے تو ایسوں کی برائیوں کو اللہ بھلائیوں سے بدل دے گا۔ (کنز الایمان)

اور جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ كَمَنْ لَّا ذَنْبَ لَهٗ۔

(ابن ماجہ باب ذکر التوبہ، مشکوۃ باب الاستغفار)

ترجمہ: گناہ سے توبہ کرنے والا ایسا ہے گویا اس کے ذمہ کوئی گناہ نہیں۔

حجۃ الاسلام امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ حدیث نقل کر کے دو نہایت دلچسپ حکایات بیان فرمائی ہیں۔ ان کا ذکر فائدہ سے خالی نہیں ملاحظہ فرمائیں نور یقین حاصل ہوگا اور ایمان تازہ ہو جائے گا۔ فرماتے ہیں:

۱) ایک آدمی جب بھی گناہ کرتا تو ایک رجسٹر میں اس کا ایک گناہ لکھ دیا جاتا۔ ایک دن اس نے گناہ کیا تو رجسٹر کھولا گیا تاکہ اس میں یہ گناہ لکھیں مگر وہاں یہ عبارت تحریر تھی۔

فَاُولٰٓئِكَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍ۔ (پس یہ وہ لوگ ہیں کہ جن کے گناہوں کو بدل کر نیکیاں بنا دیا گیا)

یعنی توبہ کی برکت سے شرک کی جگہ ایمان آ گیا، زنا کی جگہ معافی اور نافرمانی کی جگہ گناہ سے حفاظت اور اطاعت مل گئی۔

۲) حضرت عمر بن خطاب ؓ ایک بار مدینہ منورہ کی ایک گلی سے گزر رہے تھے کہ ایک نوجوان سامنے آ گیا۔ اس نے کپڑوں کے نیچے ایک بوتل چھپا رکھی تھی۔ حضرت عمر ؓ نے پوچھا اے نوجوان! یہ کپڑوں کے

marfat.com

نیچے کیا اٹھا رکھا ہے؟ اس بوتل میں شراب تھی نوجوان نے اسے شراب کہنے میں شرمندگی محسوس کی۔ اس نے دل میں دعا کی یا اللہ! مجھے حضرت عمر ﷺ کے سامنے شرمندہ اور رسوا نہ کرنا[1] ان کے ہاں میری پردہ پوشی فرمانا' میں آئندہ کبھی شراب نہیں پیئوں گا۔ اس کے بعد نوجوان نے عرض کیا۔

''اے امیر المؤمنین! میں سرکہ (کی بوتل) اٹھائے ہوئے ہوں۔ آپ نے فرمایا: مجھے دکھاؤ! جب دکھائی اور ان کے سامنے کیا اور حضرت عمر ﷺ نے اسے دیکھا تو وہ سرکہ ہی تھا''۔

اب دیکھئے مخلوق کے ڈر سے توبہ کی تو اللہ سبحانہ تعالیٰ نے شراب کو سرکہ بنا دیا۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کی توبہ میں اخلاص دیکھا پس اگر ایک گنہگار آدمی جو برے اعمال کی وجہ سے ویران ہو چکا ہو خالص توبہ کرے اور اپنے کئے پر نادم ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کی شراب کو نیکی کے سرکہ میں بدل دے گا''۔ (مکاشفۃ القلوب اردو ص ۷۴،۷۵)

یعنی ادھر گناہ سے توبہ کی ادھر اللہ تعالیٰ نے قبول فرمائی' اپنا محبوب ولی بنایا اور اس کے ہاتھ پر کرامت بھی ظاہر فرما دی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ التَّوَّابِیْنَ۔ (القرآن) یقیناً اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والوں کو محبوب رکھتا ہے۔

اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تو سارے ہی توبہ کرنے والے اور اللہ سے ڈرنے

---

[1] مخدوم الاولیاء سرتاج الاصفیاء حضرت سید علی ہجویری المعروف داتا گنج بخش لاہوری ﷺ نقل فرماتے ہیں: ''حضور ﷺ نے فرمایا: ''اَلنَّدَمُ تَوْبَۃٌ۔ گناہ پر نادم ہونا توبہ ہے''۔ اور یہ ایسی جامع تعریف ہے کہ اس میں توبہ کی تمام شرطیں آجاتی ہیں اس لئے کہ توبہ کی پہلی شرط یہ ہے کہ مخالف حکم، عمل پر افسوس کرے، دوسرے ترک کرتے ہوئے منفعل ہو۔ تیسرے عہد کرے کہ پھر ایسا نہ کرے گا اور یہ تینوں شرائط ندامت میں آجاتی ہیں''۔ (کشف المحجوب اردو ص ۴۸۵)

marfat.com

والے تھے۔ پس اللہ بھی انہیں محبوب رکھتا ہے۔ قرآن کریم میں ارشاد ہوا:

"اَلتَّآئِبُوْنَ الْعٰبِدُوْنَ الْحٰمِدُوْنَ السَّآئِحُوْنَ الرّٰکِعُوْنَ السّٰجِدُوْنَ الْاٰمِرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّاهُوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَالْحٰفِظُوْنَ لِحُدُوْدِ اللّٰهِ ؕ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ" ۔(التوبہ۔۱۱۲)

ترجمہ: توبہ کرنے والے (اللہ کی) عبادت کرنے والے، حمد وثناء کرنے والے، روزہ رکھنے والے، رکوع کرنے والے، سجدہ کرنے والے، نیکی کا حکم دینے والے اور برائی سے روکنے والے اور نگہبانی کرنے والے اللہ کی (مقررہ) حدود کی (اے میرے رسول!) خوشخبری سنا دیجئے ان (کامل) مومنوں کو۔ (ضیاء القرآن)

دیگر مجتہد سے اجتہاد میں اگر خطا بھی ہوجائے تو حدیث پاک کے مطابق اسے ثواب ملتا ہے اور ثواب نیکی پر ملتا ہے گناہ پر نہیں اور یہاں مجتہد کی نیکی اس کا اجتہاد ہے چونکہ حق کو ضرور پالینا اس کے بس میں نہیں لہٰذا اللہ تعالیٰ اس کے اجتہاد کو قبول فرما کر اسے نیکی عطا فرماتا ہے پس اس صورت میں بھی مجتہد صحابہ کرام کا گناہ اور فسق سے محفوظ ہونا ظاہر وباہر ہے بلکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: "وَکُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰی" اور اللہ نے سب سے بھلائی کا وعدہ فرمایا (النسآء ۹۵) جب سب سے بھلائی کا وعدہ ہوچکا تو سب صحابہ عادل ہوئے ان میں فاسق کوئی نہیں کیونکہ فاسق سے جنت کا وعدہ نہیں ہوتا۔ (نور العرفان یہی آیت)

پھر ہماری پیش کردہ آیہ کریمہ میں تو کسی تاویل اور توجیہ کی ضرورت ہی نہیں جب اللہ تعالیٰ واضح طور پر فرمارہا ہے کہ اس نے صحابہ کرام کے دلوں میں ایمان بھر دیا ہے اور فسق وگناہ سے نفرت ڈال دی ہے تو پھر فرمانِ خداوندی سے انکار کیوں؟ اور صحابہ کرام پر اعتراض کیوں؟ مودودی صاحب آخر ان آیتوں پر کیوں نہیں ایمان رکھتے اور اللہ کے قرآن پاک پر کیوں نہیں اعتبار کرتے؟ وہ قرآن کریم کے برعکس

marfat.com

صحابہ کرام کے طرز عمل کو غیر آئینی اور غیر شرعی کیوں کہتے ہیں اور قرآن وحدیث کی تصریحات اور ان کی تشریحات کو خواہ مخواہ کی سخن سازیوں سے کیوں تعبیر کرتے ہیں؟ مودودی صاحب کی ہرزہ سرائی ملاحظہ ہو' کہتے ہیں:

''حضرت عثمان ﷛ کی پالیسی کا یہ پہلو بلاشبہ غلط تھا' اور غلط کام بہر حال غلط ہے خواہ وہ کسی نے کیا ہو۔ اس کو خواہ مخواہ کی سخن سازیوں سے صحیح ثابت کرنے کی کوشش کرنا نہ عقل وانصاف کا تقاضا ہے اور نہ دین ہی کا یہ مطالبہ ہے کہ کسی صحابی کی غلطی کو غلطی نہ مانا جائے''۔

(خلافت وملوکیت ص ۱۱۶)

اب ذرا غور فرمائیے' اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ صحابہ کرام کو کفر، فسق اور نافرمانی سے نفرت ہے اور وہ ایسی غلطیوں سے محفوظ ہیں۔ جبکہ سیدنا عثمان غنی ﷛، سیدنا ابوبکر صدیق اور سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہما کے بعد صحابہ کرام میں افضل ترین ہستی ہیں گویا وہ بھی یقینی طور پر کفر، فسق اور نافرمانی سے متنفر ومحفوظ ہیں اور ان کا فتنوں میں بھی ہدایت پر ہونا تو ہم حدیث سے ثابت بھی کر چکے ہیں۔ حضور سرورِ عالم نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ ''اس وقت یہ ہدایت پر ہوگا (ترمذی ابواب المناقب) اب قرآن و حدیث تو خلیفہ راشد حضرت عثمان غنی ﷛ کو کفر وفسق وغیرہ سے محفوظ اور ہدایت پر قائم فرماتے ہیں۔ جبکہ مودودی صاحب کہتے ہیں کہ حضرت عثمان ﷛ کی پالیسی کا یہ پہلو بلاشبہ غلط تھا۔ کہتے ہیں نہ عقل وانصاف کا تقاضا ہے اور نہ دین ہی کا یہ مطالبہ ہے کہ کسی صحابی کی غلطی کو غلطی نہ مانا جائے۔ استغفر اللہ۔

معلوم نہیں عقل وانصاف سے مودودی صاحب کیا مراد لیتے ہیں، اگر وہ قرآن وحدیث اور اہل فہم کی بجائے صرف اپنی سوچ فکر کو ''عقل وانصاف'' قرار دیتے ہیں تو اسے ہمارا سو دفعہ سلام ہے کیونکہ ہم قرآن وحدیث کی مخالفت کو عقل و

marfat.com

انصاف مانتے ہی نہیں[1] اور یہ جو انہوں نے کہا کہ: ''نہ دین ہی کا یہ مطالبہ ہے کہ کسی صحابی کی غلطی کو غلطی نہ مانا جائے''۔ تو پھر ہم پوچھیں گے کہ کیا انہوں نے مذکورہ آیاتِ مقدسہ نہیں دیکھیں' اور اگر نہیں دیکھیں تو پھر اپنی ''تفہیم القرآن'' کس سے لکھوائی ہے۔ اور اگر یہ آیات مقدسہ دیکھی ہیں تو پھر فرمائیں کیا یہ آیات مقدسہ ایسی جسارت سے روکتی ہیں یا نہیں اور اس رائے کو غلط قرار دیتی ہیں یا نہیں؟ یا پھر کوئی یہ ہی فرمادے کہ قرآن وحدیث کو چھوڑ کر مودودی صاحب نے کس چیز کا نام ''دین'' رکھا ہے؟

ارے ''عقل وانصاف'' کا ڈھنڈورا پیٹنے والو! اللہ سچا ہے اور اللہ کا قرآن بھی سچا ہے۔ لہٰذا ایسا تاریخی واقعہ جس سے کسی صحابی، مجتہد وفقیہہ صحابی یا خلیفہ راشد کا فسق ظاہر ہو وہ تاریخی واقعہ قابل مذمت اور مردود ہے۔ کیونکہ کسی صحابی میں فسق ماننے سے قرآن کریم کی تکذیب لازم آتی ہے' اور جو شخص قرآن کریم کی تکذیب کو جائز سمجھے وہ مومن نہیں رہتا۔ اللہ تعالیٰ نے آغاز ہی میں ''ذَالِكَ الْكِتٰبُ لَا رَیْبَ فِیْهِ''۔ (البقرہ) کہہ کر اس کے شک وشبہ سے بالا ہونے پر مہر لگائی ہے۔ پس مومن کیلئے قرآن کریم کو ''لَا رَیْبَ اور سچا ماننا'' ضروری ہے جبکہ قرآن کریم کو سچا ماننے کیلئے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو فسق وگناہ سے محفوظ اور مومنین کاملین ماننا ضروری ہے۔

علاوہ ازیں نبی اکرم ﷺ ''مزکی'' بن کر تشریف لائے ہیں اور اپنے امتیوں کا تزکیہ نفس فرمانا آپ کے فرائض نبوت میں شامل ہے۔ ارشاد خداوندی ہے۔

---

[1] قرآن کریم میں ارشاد ہوا۔ صُمٌّ بُكْمٌ عُمْیٌ فَهُمْ لَا یَرْجِعُوْنَ (البقرۃ ۱۸) یعنی بہرے گونگے اندھے تو پھر وہ آنے والے نہیں (کنز الایمان) اس آیت کے تحت مفتی احمد یار خاں فرماتے ہیں ''معلوم ہوا کہ جس آنکھ سے اللہ کی آیات نہ دیکھی جائیں وہ اندھی ہے۔ جن کانوں سے رب کا کلام نہ سنا جائے وہ بہرے ہیں۔ جس زبان سے حمد الٰہی نعت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ادا نہ ہو وہ گونگی ہے کیونکہ ان اعضاء نے اپنا حق پیدائش ادا نہ کیا اسی لئے رب نے زندہ کافروں کو مردہ اور مقتول شہداء کو زندہ فرمایا۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ صحابہ کرام کے دشمنوں کا ہدایت پر آنا بہت مشکل ہے رب نے خبر دے دی کہ فَهُمْ لَا یَرْجِعُوْنَ'' (تفسیر نور العرفان)

marfat.com

وَیُزَکِّیْهِمْ۔(البقرہ۔۱۲۹،ال عمران۔۱۶۴،جمعہ۲)

ترجمہ: اور وہ انہیں (صحابہ کو) خوب پاک کرتا ہے۔

اور ہمارا اس بات پر پختہ ایمان ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے اپنے فرائض نبوت کو کماحقہ پورا فرما دیا ہے۔ قرآن کریم کی اس آیت مقدسہ کے مطابق آپ اپنے امتیوں کا تزکیہ فرماتے ہیں اور سب سے پہلے اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا ظاہری و باطنی تزکیہ فرمایا۔ پس تسلیم کرنا ہوگا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نہایت پاکباز اور کامل ترین مومن تھے اور کسی میں کفر، فسق اور نافرمانی کا شائبہ تک نہ تھا۔ اور جو شخص صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو ان برائیوں سے ملوث سمجھے۔ وہ عالم دین، پیر، محقق اور مفسر تو کجا صحیح مومن کہلانے کا بھی حقدار نہیں وہ تو مخالف قرآن اور بے ایمان ہے اور اس کی ہمنوائی میں بھی نقصان ہے۔

## صحابی کو آگ نہیں چھو سکتی

اللہ تعالیٰ نے سب صحابہ کرام کے ساتھ بھلائی کا وعدہ فرمالیا ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

۱) لَا یَسْتَوِی الْقٰعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ غَیْرُ اُولِی الضَّرَرِ وَالْمُجٰهِدُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ ؕ فَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجٰهِدِیْنَ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ عَلَی الْقٰعِدِیْنَ دَرَجَةً ؕ وَكُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰی ؕ (النسآء۔۹۵)

ترجمہ: برابر نہیں وہ مسلمان کہ بے عذر جہاد سے بیٹھ رہیں اور وہ کہ راہ خدا میں اپنے مالوں اور جانوں سے جہاد کرتے ہیں اللہ نے اپنے مالوں اور جانوں کے ساتھ جہاد کرنے والوں کا درجہ بیٹھنے والوں سے بڑا کیا اور اللہ نے سب سے بھلائی کا وعدہ فرمایا۔ (کنزالایمان)

marfat.com